سال: 01، شمارہ: 12
16 سے 31 دسمبر 2020، مفت

نیو انڈیا سماچار

جست لگانے کو تیار معیشت

کورونا مدت میں حکومت کی سوچی سمجھی تیاریوں کا نتیجہ ہے کہ زندگی رفتار اختیار کرنے لگی ہے تو معیشت بھی راستے پر واپس آ رہی ہے

”زرعی اصلاحات سے نہ صرف کسانوں کی بندشیں ختم ہوئی ہیں، بلکہ نئے اختیارات اور مواقع بھی ملے ہیں“

پچھلے ایک سال میں کورونا کے اثرات کو دنیا نے دیکھا ہے۔ لیکن اب لاک ڈاؤن سے باہر نکل کر ویکسین کا ذکر ہونے لگا ہے۔ ایسے میں آنے والے وقت میں ویکسن کی امید اور زراعت کے ساتھ ساتھ دیگر شعبوں میں بھارت کی نئی سوچ کے بارے میں وزیر اعظم نریندر مودی نے اپنے 'من کی بات' پروگرام کی تازہ قسط میں بتایا۔ پیش ہے اس کے کچھ اقتباسات:

- **بیرون ملک سے مورتی واپس:** ہم بھارتی افراد کو یہ جان کر فخر ہوگا کہ دیوی انپورنا کی بہت پرانی مورتی کنیڈا سے بھارت واپس آ رہی ہے۔ یہ مورتی تقریباً 100 سال پہلے وارانسی کے ایک مندر سے چرا کر ملک سے باہر بھیج دی گئی تھی۔ ہمارے بہت سے بیش بہا خزینیں بین الاقوامی گروہوں کا شکار ہوتے رہے ہیں۔ اب ان پر سختی کی جا رہی ہے۔
- **بیرون ملک بھارتی تہذیب:** بھارت کی تہذیب اور شاستر ہمیشہ سے ہی پوری دنیا کے لیے دلچسپی کا سبب رہے ہیں۔ کئی لوگ تو ان کی کھوج میں بھارت آئے اور ہمیشہ کے لیے یہیں کے ہو کر رہ گئے تو کئی لوگ واپس اپنے ملک جا کر اس تہذیب کو اپنے ساتھ لے گیے۔ مجھے جانس مسیتی کے کام کے بارے میں جاننے کا موقع ملا جنھیں وشوناتھ کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ جانس برازیل میں لوگوں کو ویدانت اور گیتا سکھاتے ہیں۔
- **وراثت کا عالمی ہفتہ:** کورونا بحران کے باوجود ہم نے اختراعی طریقے سے لوگوں کو وراثت کا عالمی ہفتہ مناتے دیکھا۔ آج میوزیم اور لائبریری اپنے نوادرات کو پوری طرح ڈیجیٹل بنانے پر کام کر رہے ہیں۔ اب آپ گھر بیٹھے دلی کی نیشنل میوزیم گیلری کا نظارہ کر سکیں گے۔
- **سابقہ طلبا:** آپ تب تک ہی کسی ادارے کے طالب علم ہوتے ہیں، جب تک وہاں پڑھتے ہیں۔ لیکن وہاں کے سابقہ طالب علم آپ زندگی بھر بنے رہتے ہیں۔ تعلیم کا اثر اور اسکول کالج سے لگاؤ کبھی ختم نہیں ہوتا۔ جب بھی وہ آپس میں ملتے ہیں تو گزارے ہوئے لمحات تازہ ہو جاتے ہیں جس سے ادارے کے لیے کچھ کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ آج سابقہ طلبا بہت سرگرم ہیں اور پرانے اداروں کو اپنی طرف سے کچھ دے رہے ہیں۔ چھوٹی مدد بھی معنی رکھتی ہے اور ہر کوشش اہم ہوتی ہے۔
- **سودیشی اور شری اربندو:** شری اربندو کو ہم جتنا پڑھتے ہیں، ہمیں اتنی ہی گہرائی محسوس ہوتی جاتی ہیں۔ زندگی کے جس جذبے کی کیفیت میں آپ ہیں، جن عزائم کو ثابت کرنے کے لیے آپ کوشاں ہیں ان کے درمیان آپ ہمیشہ ہی شری اربندو کو نئی تحریک دیتے ہوئے اور راستہ دکھاتے ہوئے پائیں گے۔ بین الاقوامی تعلیم کے سلسلے میں بھی شری اربندو نے جو کہا تھا اسے نئی تعلیمی پالیسی کے ذریعے پورا کیا جا رہا ہے۔ آج، ہم جب 'لوکل کے لیے ووکل' مہم کے ساتھ آگے بڑھ رہے ہیں تو شری اربندو کا سودیشی کی ہدایت ہمیں راہ دکھاتی ہے۔
- **گرو نانک دیو کو سلام:** یہ گرو نانک دیو جی ہے تھے، جنھوں نے لنگر کی روایت شروع کی تھی اور آج ہم نے دیکھا کہ دنیا بھر میں سکھ برادری نے کس طرح کورونا کے وقت میں لوگوں کو کھانا کھلانے کی اپنی روایت کو جاری رکھا ہے۔ پچھلے سال ہی نومبر میں کرتار پور صاحب راہداری کا کھلنا تاریخی رہا۔ یہ ہم سبھی کی خوش قسمتی ہے کہ ہمیں شری دربار صاحب کی خدمت کرنے کا ایک اور موقع ملا۔
- **پوری ہوئی کسانوں کی مانگ:** بھارت میں زراعت اور اس سے متعلق چیزوں کے ساتھ نئے خیالات وابستہ ہو رہے ہیں۔ گزشتہ دنوں کی گئی زرعی اصلاحات کی وجہ سے کسانوں کے لیے نئے امکانات پیدا ہوئے ہیں۔ برسوں سے کسانوں کی جو مانگ تھی، جنھیں پورا کرنے کے لیے کسی نہ کسی وقت سیاسی جماعتوں نے ان سے واعدہ کیا تھا، وہ مانگیں پوری ہوئی ہیں۔ کافی صلاح مشورے کے بعد بھارت کی پارلیمنٹ نے زرعی اصلاحات کو قانونی شکل دی۔ ان اصلاحات سے نہ صرف کسانوں کی بہت بندشیں دور ہوئی ہیں، بلکہ نئے اختیارات اور موقع بھی ملے ہیں۔
- **نوجوانوں سے مذاکرات:** پچھلے دنوں مجھے ملک بھر کی کئی یونیورسٹیوں کے طلبا کے ساتھ بات چیت کا موقع ملا۔ ملک کے نوجوانوں کے بیچ رہنے سے بیحد تروتازہ ہوتی ہے اور توانائی پیدا ہوتی ہے۔ یونیورسٹیوں کے احاطہ تو ایک چھوٹے سے بھارت کی طرح ہوتے ہیں، جہاں تنوع کے ساتھ ساتھ نئے بھارت کیلئے بڑی تبدیلی کا جذبہ بھی نظر آتا ہے۔

'من کی بات' پوری سننے کے لیے کیو آر کوڈ اسکین کریں۔

نیو انڈیا سماچار

سال:01، شمارہ:12 | 16 سے 31 دسمبر 2020

مدیر:

کلدیپ سنگھ دھتوالیہ

پرنسپل ڈائرکٹر جنرل

پتر سوچنا کاریالیہ، نئی دلی

مشاورتی مدیر:

سنتوش کمار

ونود کمار

اسسٹنٹ مشاورتی مدیر:

وِبھور شرما

ناشر اور پرنٹر:

ستیندر پرکاش

ڈائریکٹر جنرل، بی او سی

(بیورو آف آؤٹ ریچ اینڈ کمیونکیشن)

اشاعت: انفینیٹی ایڈورٹائزنگ سروس پرائیویٹ لمیٹڈ۔ ایف بی ڈی ون کارپوریٹ پارک، 10ویں منزل، نئی دہلی۔ فرید آباد بارڈر، این ایچ۔1، فرید آباد۔121003

رابطہ: بیورو آف آؤٹ ریچ اینڈ کمیونکیشن، سوچنا بھون، دوسری منزل، نئی دلی۔110003

ای میل: response-nis@pib.gov.in

پروفیشنل ڈیزائنر

شیام شنکر تیواری

آر۔این۔آئی۔ نمبر

DELURD/2020/78832

اندر کے صفحوں پر...

معمول پر آنے لگی معیشت

سرورق اسٹوری | کورونا مدت میں لاک ڈاؤن کے درمیان 9.23 فیصد تک گری جی ڈی پی، شرح ترقی ان لاک کے بعد پھر ترقی کے راستے پر | **صفحہ 20-26**

فلیگ شپ اسکیم...

صاف ستھری توانائی کا انقلاب اور پی ایم کُسم مہابھیان

صفحہ 12-14

کورونا سے جنگ...

جانچ، مریضوں کا پتہ لگانے اور ان کا علاج کرنے کے طریقہ کار کے بعد فیصلہ کن دور میں کورونا ویکسین

کورونا سے جنگ کے دوران ویکسین کی تیاری اور اس کی تقسیم پر تفصیلی رپورٹ | **صفحہ 6-7**

خبروں کا خلاصہ
ملک کی اہم خبریں | **صفحہ 4-5**

ہندی، ہندو، ہندوستان کے لیے وقف رہے مہامنا
بھارت رتن پنڈت مدن موہن مالویہ کو سلام | **صفحہ 11**

گنگا جل جیسی پاک نیت کے ساتھ کسانوں کے مفاد میں قدم
کسانوں کے مفاد میں انقلابی فیصلوں پر پی ایم مودی کی تقریر | **صفحہ 15**

بھرم میں نہ آئیں، کسانوں کے حق میں ہے نئے زرعی اصلاحات کے قوانین
افواہوں کے بجائے زرعی اصلاحات کے قانون کی اصلیت کا مطالعہ کریں | **صفحہ 16-17**

"خادم کو خدمت بن آئی"
سکھوں کے مفاد میں مرکزی حکومت کے اقدام | **صفحہ 18-19**

سہ ماہی سے سہ ماہی نہیں، ہم دور تک نگاہ رکھیں
چیف اقتصادی مشیر کا خصوصی انٹرویو | **صفحہ 27-29**

ایک ملک، ایک انتخاب اب ضروری قدم
یوم آئین پر وزیر اعظم کا خطاب | **صفحہ 30-31**

14 فیصد کم لاگت میں بنے ارا کین پارلیمنٹ کے مکانات
وزیر اعظم مودی نے کیا افتتاح | **صفحہ 32**

'جمہوریت کی آواز' میں ملک کی ترقی کی عبارت
صدر جمہوریہ کی کتاب کے اجراء پر وزیر دفاع کے خیالات | **صفحہ 33-34**

بنیادی ڈھانچے کی مضبوطی کے سمت قدم
کابینہ کے فیصلے | **صفحہ 35**

بھارت کی کہانی | **صفحہ 36**

حکمرانی کے اٹل ارادے

ملک کے عوام کی زندگی کو آسان اور سرکاری نظام کی بندشوں سے نجات دلانا ہی حکمرانی؛ سابق وزیر اعظم اٹل بہاری واجپئی جی کے خواب کو پورا کرتی ہوئی مودی حکومت | **صفحہ 8-10**

مدیر کے قلم سے...

آداب۔

ملک کے شہریوں کی شراکت سے بھارت آج کورونا کے خلاف جنگ میں فیصلہ کن مرحلے میں ہے۔ سال 2020 کے ابتدائی مہینوں میں کورونا انفیکشن نے ملک اور بیرون ملک کو متاثر کر دیا، لیکن ویکسین کی امید کے ساتھ سال کے آخر میں نئی امید پیدا ہو رہی ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے ویکسین کی تیاری میں مصروف کمپنیوں کا دورہ کر کے سائنسدانوں کا حوصلہ بڑھایا ہے تو ملک کے عوام کو بھی یقین دلایا ہے کہ دیشی ویکسین ملک ہی نہیں، دنیا کے لیے امید بن کر ابھرے گا۔ ویکسین کی صورتحال اور ملک کے عوام تک اسے پہنچانے کی حکومت کی تیاری آپ کے اس تازہ شمارے کا حصہ ہے۔

لیکن صرف لوگوں کی جان بچانے کی ہی امید نہیں، معیشت کے ذریعے زندگی کو بھی بلا رکاوٹ بنانے کی پہل کا ہی نتیجہ ہے کہ لاک ڈاؤن کے اثر سے باہر نکل کر معاشی دنیا پہلے سے بہتر صورتحال میں پہنچ رہی ہے۔ وبا میں موقع کی اس دور میں بھارت کی صلاحیت کو دنیا نے دیکھا ہے، یہی وجہ ہے کہ حکومت کی کورونا سے نمٹنے کی تیاریوں کو ہی نہیں، بھارتی معیشت کا بھی اونچی چھلانگ لگانے کا اندازہ دنیا کی تمام قابل اعتبار ایجنسیاں لگا رہی ہیں۔ زندگی کے رفتار پکڑنے اور معیشت کے معمول پر آنے کی بھارت کی کہانی اس بار سرورق کہانی بنی ہے۔ اس میں ملک کے چیف اقتصادی مشیر بھی بتا رہے ہیں کہ آخر بھارت نے اس وبا کو کیسے موقع میں بدل کر سہ ماہی سے سہ ماہی کی سوچ نہیں، بلکہ دوراندیشی کے ساتھ ملک کو نئی سمت لے جانے کا خاکہ وزیر اعظم نے تیار کیا ہے۔

ایسے ہی پیار اور اعتماد کے ساتھ آپ اپنے خیالات اور تجاویز ہمیں لکھتے رہیے۔

پتہ- بیورو آف آؤٹ ریچ اینڈ کمیونکیشن،
سوچنا بھون، دوسری منزل
نئی دہلی 110003
ای-میل response-nis@pib.gov.in

(کلدیپ سنگھ دھتوالیہ)

آپ کی بات...

میں نے نیو انڈیا سماچار میگزین کو پڑھنے کا لطف لیا۔ متن کے اعتبار سے یہ شمارہ دلچسپ ہے۔ بھارتی فوج کے موضوع پر معلومات دلچسپ ہے۔ بھارتی تہذیب کے اعتبار سے کمیونٹی ریڈیو کا مضمون نیا ہے۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ عوامی لائبریریوں کی صورتحال اور سردی کے موسم میں پھولوں پر بھی جانکاری دیں۔ یہ کسانوں کی بہتر آمدنی اور جوانوں کے وقت کا اچھا استعمال ہوگا۔

–سچین کمار، بہار، Kumarsachin18@yahoo.co m

مجھے آن لائن میگزین مل رہی ہے۔ میری درخواست ہے کہ بہت محنت سے تیار کیے گیے معلومات سے بھرپور مضامین آڈیو ورژن میں بھی سامنے لائیں۔ قارئین کے پاس مضامین کو پڑھنے کے ساتھ سننے کا متبادل بھی موجود ہو۔

بھون ٹھکر
bhuvan.thaker@gmail.com

سب سے پہلے نیو انڈیا سماچار کی پوری ٹیم کو نئے انداز میں خبریں شائع کرنے کے لیے تہہ دل سے مبارکباد۔ 16 سے 30 نومبر 2020 کا شمارہ کافی معلوماتی لگا خاص طور پر یوم آئین پر شائع شدہ مضمون معلومات سے بھرپور ہے۔ بچوں کی دنیا سے متعلق تحریک دینے والی کہانیوں کو شائع کیا جائے تو اچھا ہوگا۔ خبروں کی یہ میگزین آئندہ دنوں میں قارئین کے دلوں پر راج کرے گی ایسا میرا وشواس ہے۔

–ڈاکٹر آنند کمار ترپاٹھی،
رکشا شکتی یونیورسٹی میں لافیکلٹی، گجرات۔
Dr.anandtripathi@rediffmail.com

دور دراز امریکہ میں رہتے ہوئے بھارت کی قدروں پر مبنی خیالات ونظریات پڑھنے کو مل رہے ہیں۔ اس کے تصور سے ہی دلچسپ اور ذہنی صحت بھی فروغ پا رہی ہے۔ ایسی پہل سے اپنے ملک کی تہذیب اور سادگی کا احساس ہو رہا ہے۔ ہندی کی اپنی معلومات کو بڑھتے دیکھ کر میں ہر ہفتہ ہندی میں کچھ امریکہ کے تجربات کے بارے میں لکھتا ہوں۔

رگھوویر،
ravirustagi16@gmail.com

مجھے نیو اندیا سماچار کا پی ڈی ایف میل ملا۔ پچھلے 3 شماروں سے پڑھ رہا ہوں۔ فائدے مند معلومات کا ایک انوکھا مجموعہ ہے۔ یہ پڑھ کر حوصلہ افزائی ہوئی کہ حکومت امبیڈکر سے وابستہ مقامات کو پنچ تیرتھ کے طور پر تیار کر رہی ہے، مہو میں ڈاکٹر امبیڈکر کی جائے پیدائش رہی ہے جو کہ میری رہائش سے صرف 24 کلومیٹر فاصلے پر ہے۔ میری ایک تجویز ہے کہ اگر ہو سکے تو اس میگزین کی پرنٹ کاپی سستی قیمت پر پہنچانے کی مہربانی کریں۔ شکریہ!

مینک لوبھانے
Mayanbk.lobhane@gmail.com

بھارت رتن سیریز بہت ہی اچھی اور معلومات سے بھرپور سیریز ہے۔ یہ بہت انوکھا خیال ہے۔ اچھی چیز پڑھنے کو مل رہی ہے۔ میں دیگر مضامین پڑھنے کا بھی لطف لے رہا ہوں۔ مجھے اگلے شمارے کا انتظار رہے گا۔

پیوسر، مواصلات ایڈوائزر
frompisusur@gmail.com

مجھے لگتا ہے کہ 'نیو انڈیا سماچار' میں تازہ جانکاری اور معلومات عامہ مضامین کا اچھا مجموعہ ہے۔ کی گئی کوششوں کے لیے آپ کو مبارکباد۔ ایسے مضامین اور متن پڑھنا بہت ہی دلچسپ لگتا ہے جو مختصر، قابل مطالعہ اور جانکاری سے بھرپور ہوں۔ ایک بار مہاتما گاندھی نے کہا تھا، 'مستقبل اس بات پر انحصار کرتا ہے کہ آپ آج کیا کرتے ہیں'۔ مجھے امید ہے کہ آج آپ کا کام لوگوں کو ان کی زندگی کی بہتری میں کام آئے گا۔ میں آپ کو نیک خواہشات پیش کرتا ہوں۔

نشانت سیکر، پی ایچ ڈی اسکالر–آئی سی اے آر
Nishanthseka94@gmail.com

امنگ: ایک ایپ پر 2 هزار سے زیادہ خدمات کا اب ملک کے ساتھ بیرون ملک میں بھی ملے گا فائدہ

ملازمین پرووِیڈنٹ فنڈ ہو یا پین اور آدھار یا گیس بکنگ سے لے کر بجلی اور موبائل بل کی ادائیگی، امنگ ایپ کے ذریعے، آپ ایسی 2000 سے زیادہ خدمات کا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ یہی نہیں، اب بھارت کے ساتھ امریکہ، برطانیہ، کناڈا، آسٹریلیا، متحدہ عرب امارات، نیدرلینڈ، سنگاپور و نیوزی لینڈ میں بھی بھارتی طلبا، سیاح اور غیر مقیم ہندوستانی اس ایپ کو ڈاؤن لوڈ کر کے ان سبھی خدمات کا فائدوں اٹھا سکتے ہیں۔ 23 نومبر کو امنگ (یونیفائڈ موبائل ایپلی کیشن فار نیوایز گورننس) ایپ کی تیسری سال گرہ پر اس کی خدمات کی توسیع ان ملکوں تک کی گئی ہے۔ اس کے بعد دیگر ملکوں میں بھی اس ایپ کی سہولت کی شروعات کی جائے گی۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے 23 نومبر 2017 کو 163 خدمات کے ساتھ امنگ ایپ کا آغاز کیا تھا۔ موجودہ دور میں اس ایپ پر کل 2039 اسکیمیں اور سہولیات موجود ہیں۔ بھارت میں اب تک 3.75 کروڑ لوگ امنگ ایپ ڈاؤن لوڈ کر چکے ہیں۔

13 ویں صدی کی رام، لکشمن اور سیتا کی مورتیاں لندن سے واپس لائی حکومت

تقریباً 42 سال پہلے تمل ناڈو کے شری راج گوپال وشنو مندر سے چرائی گئی بھگوان رام، لکشمن اور دیوی سیتا کی کانسے کی مورتیاں لندن سے لانے میں مرکزی حکومت نے اہم کامیابی حاصل کی ہے۔ بھارت کے بیرون ملک موثر رول کا ہی نتیجہ ہے کہ 2014 سے اب تک ملک میں 40 سے زیادہ قدیم مورتیاں واپس لائی جا چکی ہیں، جبکہ 1976 سے 2014 تک محض 13 مورتیاں واپس لائی جا چکی ہیں۔ انڈیا پرائڈ پروجیکٹ نے اگست 2019 میں لندن میں قائم بھارتی ہائی کمیشن کو، چوری کر کے اسمگلنگ سے لندن پہنچائی گئی ان مورتیوں کے بارے میں جانکاری دی تھی۔

بیرون ملک جا کر پڑھنے والے درج فہرست ذات کے طالب علموں کو سہولت

بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر نہ صرف درج فہرست ذاتوں کے بچوں کی تعلیم کیلئے فکر مند رہتے تھے، بلکہ ان کا خیال تھا کہ تعلیم ہی وہ دولت ہے جس سے علم کا تالا کھلتا ہے۔ انہیں کے اصولوں کو آگے بڑھاتی ہوئی مرکزی حکومت نے درج فہرست ذاتوں وغیرہ کے لیے بیرون ملک اسکالرشپ سے متعلق قومی اسکیم کی اہلیت میں آمدنی کی حد 6 لاکھ روپے سے بڑھا کر 8 لاکھ روپے کر دی ہے۔ سماجی انصاف کی تفویض سے متعلق وزارت کی یہ پہل بیرون ملک جا کر ایم اے، ایم فل، پی ایچ ڈی کی پڑھائی کرنے والے طلبا کیلئے ہے۔

آیوشمان بھارت کے تحت اب 50 هزار سے زیادہ صحت و تندرستی مراکز شروع

بھارت میں غریبی کی سطح سے نیچے زندگی بسر کرنے والے 50 کروڑ لوگوں کو مفت علاج کی سہولت فراہم کرنے کے لیے شروع کی گئی آیوشمان بھارت اسکیم نے ایک اور سنگ میل طے کیا ہے۔ اس اسکیم کے تحت اب تک ملک بھر میں 50 ہزار سے زیادہ صحت اور تندرستی مراکز شروع کیے جا چکے ہیں۔ ملک کے 678 ضلعوں میں ان 50025 صحت وتندرستی مراکز میں اب تک 28 کروڑ 10 لاکھ لوگ علاج کرا چکے ہیں۔ ان میں 53 فیصد خواتین ہیں۔ 23 ہزار 103 صحت وتندرستی مراکز سے مریضوں کو فون کے ذریعے طبی مشورے کی سہولت بھی دی جا رہی ہے۔ مرکزی حکومت کے طے شدہ نشانے کے مطابق دسمبر 2022 تک ڈیڑھ لاکھ صحت وتندرستی مراکز شروع کیے جانے ہیں۔

ٹرین ہو یا ہوائی مال برداری کسانوں کو 50 فیصدی سبسڈی

آپریشن گرنس کے تحت 'ٹاپ ٹو ٹوٹل' سبسڈی، خودکفیل بھارت کی سمت ایک بڑا قدم ہے۔ اس مہم کے تحت مرکزی حکومت ایسے پھلوں اور سبزیوں کے ذخیرے اور لانے لے جانے میں 50 فیصد سبسڈی فراہم کر رہی ہے۔ اس میں ریل وزارت نے کسان ریل گاڑیوں میں اسے لاگو کر دیا ہے۔ اس میں آم، کیلا، امرود، پپیتا، سنترا، نیمبو، انار، سیب، بادام، آنولا، ناشپاتی، کریلہ، بینگن، گازر، پھول گوبھی، لہسن، پیاز، آلو اور ٹماٹر وغیرہ پھل سبزیاں شامل ہیں۔ اس میں ریاستی حکومت کی سفارش پر دیگر پھل سبزی بھی شامل کی جاسکتی ہیں۔ کسان ریل کی پہل کورونا دور میں مرکزی حکومت کی طرف سے انقلابی قدم ہے، کیونکہ اس سے کسان ایک کونے سے دوسرے کونے میں تیزی سے اپنی پیداوار پہنچا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ شمال مشرق اور ہمالیائی ریاستوں سے ہونے والے ہوائی ٹرانسپورٹ پر بھی 50 فیصد سبسڈی دی جارہی ہے۔

پی ایم سوندھی یوجنا: اب تک 27 لاکھ سے زیادہ لوگوں نے درخواست دے کر فائدہ اٹھایا

کورونا کے دور میں لاک ڈاؤن کی وجہ سے جن غریب خوانچہ فروشوں کا کاروبار ختم ہو گیا تھا، مالی مدد دے کران کا کام کاج بحال کرانے کے لیے شروع کی گئی پی ایم سوندھی یوجنا پر شاندار ردعمل ظاہر کیا گیا ہے۔ چھوٹا کاروبار کرنے والے لوگوں کے لیے 10 ہزار روپے تک کے قرض والی پردھان منتری سوندھی یوجنا (پردھان منتری اسٹریٹ وینڈرس آتم نربھرندھی) کے تحت ابھی تک کل 2733497 درخواستیں ملی ہیں۔ ان میں سے 34.14 لاکھ درخواستوں کو منظوری دی جاچکی ہے۔ 790689 لوگوں کو قرض دیئے جاچکے ہیں۔ پی ایم سوندھی یوجنا کے تحت قرض لینے کے لیے کسی بھی کامن سروس سینٹر، کسی بینک میں جاکر یا ایپ کے ذریعے درخواست دی جاسکتی ہے۔

اب ماحولیات سے متعلق تمام تر جانکاری ایک ہی پورٹل پر

جاندار کے سلسلے میں ہی نہیں بلکہ ماحولیات کے تحفظ میں بھارت تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے۔ اس سلسلے میں ہر جانکاری کو الگ الگ فورم پر دینے کے بجائے اب ماحولیات کی وزارت نے ماحولیات سے متعلق ہر تازہ جانکاری ایک ہی جگہ، ایک کلک میں فراہم کرنے کے لیے 'کلائمٹ چینج نالج پورٹل' شروع کیا ہے۔ اس سے بھارت کی آب وہوا سے متعلق پوری معلومات یعنی بھارت میں کتنی زمین ہیں، کیسی ہوا ہے، کیسی صورتحال ہے، بھارت کی پالیسیاں کیا ہے، کیا نشانے مقرر کیے ہیں، دنیا کے دیگر ملکوں کے ساتھ اس سلسلے میں کیا دوطرفہ کثیر ملکی سمجھوتے ہیں، اس سے متعلق رپورٹ وغیرہ کی راست معلومات اب اسی پورٹل (https://www.cckpindia.nic.in) پر دستیاب ہوگی۔

'پرگتی': پی ایم نے لیا 1 لاکھ 41 ہزار کروڑ روپے والے پروجیکٹوں کا جائزہ

ملک کی مختلف ریاستوں میں جاری ترقیاتی پروجیکٹ مقررہ نشانے کے مطابق وقت پر مکمل ہوں اس کے لیے انتظامیہ کی کمان سنبھالتے ہی وزیراعظم نریندر مودی نے 'پرگتی' فورم کی شروعات کی تھی۔ حال ہی میں 26 نومبر کو اس فورم میں 33 ویں میٹنگ کا انعقاد کیا گیا۔ اس میں وزیراعظم نریندر مودی نے کل 41.1 لاکھ کروڑ روپے لاگت والے 10 پروجیکٹوں کا جائزہ لیا۔ یہ پروجیکٹ اڈیشہ، مہاراشٹر، کرناٹک، اترپردیش، جموں وکشمیر، گجرات، ہریانہ، مدھیہ پردیش، راجستھان، اور دادر ونگر حویلی شامل ہیں۔ وزیراعظم نے مرکزی حکومت سے منسلک سکریٹریز اور ریاستی سرکاروں کے چیف سکریٹریز سے یہ یقین دہانی کرنے کے لیے کہا کہ وہ وقت سے پہلے کام مکمل کریں۔ مرکز اور ریاستی سرکاروں کو شامل کرتے ہوئے انتظامیہ کو سرگرم کرنے اور مقررہ وقت پر کام مکمل کرنے کے لیے 'پرگتی' ایک کثیررخی ماڈل کا پلیٹ فارم ہے۔ وزیراعظم مودی اس کے ذریعے مرکزی حکومت کی اسکیموں سے متعلق شکایتوں اور تجاویز کا جائزہ خود لیتے ہیں۔ اس سے پہلے 'پرگتی' میٹنگ میں 12 لاکھ 54 ہزار کروڑ روپے کے 280 پروجیکٹوں کا جائزہ لے کر اس کے حل کی پہل کی جاچکی ہے۔

ٹیسٹ، ٹریس اور علاج کے منتر کے بعد فیصلہ کن مرحلے میں کورونا ویکسین

دنیا بھر میں کورونا کا قہر جاری ہے۔ 2020 میں سال کے ابتدائی مہینوں میں ہی جس طرح سے کورونا کے بڑھتے ہوئے واقعات نے عام زندگی کو جہاں روک دیا، وہیں اس سال کا اختتام اب ملک میں کورونا ویکسین کی تیاری کے ساتھ امید کی کرن چمکی ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی خود اس کا جائزہ لے رہے ہیں۔ اسی سلسلے میں انہوں نے حیدرآباد، احمد آباد اور پنے میں کورونا ویکسین پر جاری تحقیقی سرگرمیوں کا خود وہاں جا کر جائزہ لیا ہے...

عالمی ویکسین کا 60 فیصدی صرف ہندوستان میں ہی بنایا جاتا ہے، ایسی صورتحال میں آج جب دنیا کو کورونا وبا کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، اس جنگ میں سب سے بڑی امید کی کرن ہندوستان ہے۔ پوری دنیا میں فی الحال 212 کورونا ویکسین کی تحقیق اور جانچ کا کام جاری ہے۔ عالمی ادارہ صحت کے مطابق ان میں سے 164 ویکسین پری کلینیکل ٹرائلز کے مرحلے میں ہیں۔ وہیں 48 ویکسین کلینلی آزمائش کے مرحلے میں ہیں۔ ان میں سے 11 ویکسین انسانی آزمائش کے فیز 3 میں یعنی آخری مرحلے میں ہیں۔ تین ویکسینز فیز 2 کے ٹرائل میں ہیں۔ ابھی، 13 ویکسین مرحلہ 1 / 2 ٹرائلز میں ہیں۔ 21 ویکسین ابھی بھی پہلے فیز کے ٹرائل میں ہیں۔ ابھی تک صرف 6 ویکسین کو ایمرجنسی میں محدود استعمال کی اجازت دی گئی ہے۔ ہندوستان میں احمد آباد میں زائڈس کیڈیلا، حیدرآباد میں بھارت بایوٹیک اور پنے میں سیرم انسٹی ٹیوٹ میں اس پر تحقیق جاری ہے۔ آتم نربھر بھارت 0.3 پیکیج میں کورونا ویکسین پر تحقیق کے لئے 900 کروڑ روپے کی رقم فراہم بھی کی گئی ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے اسی سلسلسے میں بھی 28 نومبر کو خود ان تینوں مقامات کا دورہ کیا اور ویکسین ہر آدمی تک پہنچنے کے طریقے پر تبادلہ خیال کیا۔ 30 نومبر کو وزیر اعظم مودی ویکسین کی تیاری اور ترقی پر کام کرنے والی 3 کمپنیاں، جینوا بایوفارماسیوٹیکلز لمیٹڈ پنے، بایولوجیکل ای لمیٹڈ حیدرآباد اور ڈاکٹر ریڈیز لیباریٹریز کی ٹیم کے ساتھ میٹنگ کی۔ وزیر اعظم مودی کے دورے کے بعد سیرم انسٹی ٹیوٹ کے سربراہ، ادار پونا والا نے بتایا کہ ویکسین اور اس تحقیقی کام سے متعلق وزیر اعظم کے علم کے بارے میں معلومات پر مجھے بھی حیرت ہے۔

8 ریاستوں کے وزرائے اعلی کے ساتھ ویکسین ترسیل پر تبادلہ خیال

24 نومبر کو، وزیر اعظم نریندر مودی نے 8 ریاستوں ہریانہ، دہلی، چھتیس گڑھ، کیرالہ، مہاراشٹر، راجستھان، گجرات اور مغربی بنگال کے وزرائے اعلی کے ساتھ کورونا ویکسین کی فراہمی، تقسیم اور ٹیکہ کاری کے منصوبوں پر بات کی۔ لاک ڈاؤن کے بعد سے اب تک وزرائے اعلیٰ سے یہ وزیر اعظم کی 11 ویں بات چیت تھی۔ اس کے قبل کورونا انفیکشن سے متعلق پہلی جائزہ میٹنگ میں بھی تفصیلی تبادلہ خیال کیا۔

- وزیر اعظم نے کہا ہے کہ جلد سے جلد ٹیکہ کاری کی ترجیحات، کولڈ چین انتظامات اور ریاست اور ضلعی سطح پر مانیٹرنگ ٹیم کی تحریری معلومات مرکز کو ارسال کریں تاکہ آگے کی حکمت عملی پر کام کو تیز کیا جاسکے۔

- اس وقت حکومت کے پاس 28 کولڈ چین ہیں، جنکی صلاحیت میں اضافہ کا کام جاری ہے۔ پہلے مرحلے میں ویکسین کن لوگوں کو لگائی جائے گی، کولڈ اسٹور چین اور نقل وحمل کا ایکشن پلان ریاستوں سے مانگا گیا ہے۔

- ہر ویکسین کی ٹریکنگ کے لئے ایک ڈیجیٹل پلیٹ فارم تیار کیا گیا ہے جسکا تجربہ بھی کیا گیا۔ اس میں ویکسین کمپنی سے نکلنے کے بعد شہریوں کو لگانے تک کی ٹریکنگ ڈیجیٹل طور پر کی جائے گی۔

- اس بات کو یقینی بنایا جائے گا کہ ہمارے شہریوں کے لئے جو ویکسین آئے وہ لازمی سائنسی معیاروں کے مطابق ہوں۔ حکومتوں کو ہر سطح پر اس بات کو یقینی بنانے کے لئے مل کر کام کرنا ہوگا کہ ٹیکہ کاری کی مہم سہل، منظم اور مستقل بنیادوں پر چلائیں۔

(وزیر اعظم کا پورا خطاب
سننے کیلئے کیو آر کوڈ اسکین کریں)

ہندوستان میں آخری مرحلے میں ویکسین کا ٹرائل

کووی شیلڈ

شروعاتی نتیجوں میں 90 فیصد تک اثر دار پائی گئی ہے۔

- بھارت کے سیرم انسٹی ٹیوٹ نے آکسفورڈ یونیورسٹی اور ایسٹراجینکا کے ساتھ مل کر ویکسین (کووی شیلڈ) تیار کی ہے۔ سیرم نے کہا کہ بھارت میں دو ہفتے کے اندر ایمرجنسی استعمال کیلئے درخواستوں کا اطلاق کیا جائے گا۔

کوویکسین

کوویکسین کے فیز-3 ٹرائل تقریباً 25 جگہوں پر شروع ہو گئے ہیں۔

- حیدرآباد کی بھارت بایوٹیک نے نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف وائرولوجی اور طبی تحقیق کی بھارتی کونسل کے ساتھ مل کر تیار کیا ہے۔ 2021 کی پہلی سہ ماہی تک ویکسین لانچ کرنے کا ہدف رکھا گیا ہے۔

جب تک دوائی نہیں، تب تک ڈھلائی نہیں

ریکوری شرح	شرح اموات	پازیٹیو معاملے	مجموعی مریض
94.28 %	1.45 %	4,09,689	9,608,211

اب تک صحتیاب ہوئے مریض (5دسمبر تک)

لیباریٹری	
سرکاری	1187
پرائیویٹ	1012

پہلے فیز میں 31 کروڑ لوگوں کی ٹیکہ کاری

- پرنسپل سائنسی مشیر، کے وجے راگھون کے مطابق ڈاکٹر وی کے پال کے زیر قیادت نیشنل ویکسین کمیٹی نے بلیو پرنٹ تیار کرلیا ہے کہ کسے سب سے پہلے ویکسین لگائی جائے گی۔

- انہوں نے وزارت سائنس اور ہندوستانی صنعت کی کنفیڈریشن کی ایک میٹنگ میں کہا کہ 31 کروڑ لوگوں کی شناخت کرلی گئی ہے، جنہیں مارچ سے مئی کے درمیان میں ویکسین لگائی جائے گی۔

- وجے راگھون نے کہا، ہمارے ملک میں ایک کروڑ ہیلتھ کارکنان، ریاستوں اور مرکزی سرکار کی پولیس، مسلح جوان، ہوم گارڈ، 50 برس سے زیادہ عمر کے ترجیح والے گروپ کے 26 کروڑ ارکان اور 50 برس سے کم عمر کے ہائی رسک گروپ کے 1 کروڑ ارکان کو سب سے پہلے ویکسین لگائی جائے گی۔

زائڈس کیڈیلا ہیلتھ کیئر

احمد آباد کی کمپنی زائڈس کیڈیلا ہیلتھ کیئر کی ویکسین بھی دوسرے مرحلے میں ہے۔ کیڈیلا ہیلتھ کیئر کے ویکسین کے نتیجے جلد ہی سامنے آئیں گے۔ امید کی جارہی ہے کہ اپریل 2021 تک یہ ویکسین بھی دستیاب ہو جائے گی۔●

گڈ گورننس کے اٹل ارادے

وزیراعظم کے طور پر اٹل بہاری واجپئی سے پہلے کی سابقہ حکومتوں کے دوران 'گورننس' توتھی، لیکن 'گڈ گورننس' کہیں گم ہو گئی تھی۔ 1998 میں اتحاد کی سرکار میں وزیراعظم کا عہدہ سنبھالتے ہی انھوں نے 'سوراجیہ' کو 'سوراج' میں بدلنے کا عہد لیا اور عوامی مفاد کے اپنے تاریخی فیصلوں سے اسے حقیقت میں بھی کر دکھایا۔ سوراج کے اسی عہد کو اب وزیراعظم نریندر مودی آگے بڑھا رہے ہیں۔ اٹل بہاری واجپئی کو اگر گڈ گورننس کا منبع کہا جائے تو یہ قطعی مبالغہ آمیزی نہیں ہو گی۔ یہی وجہ ہے کہ سال 2014 میں وزیراعظم کا عہدہ سنبھالتے ہی نریندر مودی نے اٹل جی کے جنم دن 25 دسمبر کو ہر سال گڈ گورننس دیوس کے روپ میں منانے کا اعلان کیا۔

چاہے بنیادی ڈھانچے کے شعبے میں سنہرے چہار طرفہ پروجیکٹوں سے ملک کی ترقی کو رفتار بخشنا ہو یا گاؤوں میں سڑکوں کا جال بچھانے کی دور اندیشی پر مبنی پردھان منتری گرام سڑک یوجنا یا پھر مواصلات کے شعبے میں موبائل انقلاب کا عوام الناس تک پہنچانا۔ ملک میں گڈ گورننس کو قائم کرنے کے لئے یہ اہم شعبے عظیم حساس شاعر بھارت رتن سابق وزیر اعظم اٹل بہاری واجپئی کا متبادل بن چکے ہیں۔ پوکھرن میں نیوکلیائی تجربہ ہو یا کارگل کی فتح یا پھر کسی تنازعہ کے بغیر تین نئی ریاستوں کی تشکیل، چیلنج سے بھرپور عالمی ماحول کے بیچ عوام الناس کی امیدوں پر کھرا اترنے کے ساتھ ہندوستان میں گڈ گورننس کی نئی تصویر پیش کرنے کے لئے اٹل جی کو ہمیشہ یاد کیا ہی جائے گا۔ اس کے ساتھ ہی تاریخ کے آئینے میں جب بھی انہیں تولا جائے گا، ہندوستان کی سیاست میں اخلاقیات کے اعلیٰ معیارات قائم کرنے والی عظیم شخصیت کے طور پر بھی انہیں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ سال 1999 میں اڈیشہ کے وزیر اعلیٰ رہتے ہوئے گردھر گمانگ نے 2 مہینے تک لوک سبھا کی رکنیت نہیں چھوڑی اور اکثریت کی تقسیم کے وقت

گڈ گورننس کے اٹل صناع: 'بھارت مارگ وِدھاتا'

آئین ساز اسمبلی میں بابا صاحب بھیم راؤ امبیڈکر نے کہا تھا، بنا معاشرتی جمہوریت کے یہ ملک اپنی منزل تک نہیں پہنچ پائے گا۔ بابا صاحب کے اتنے سال بعد اٹل بہاری واجپئی نے اپنی پالیسی اور انتظامیہ کے ذریعے یہ طے کرنے کی کوشش کی کہ ذاتی ترقی، معاشرتی جمہوریت اور سماجی فروغ کا ایک بڑا ذریعہ بنے۔ ایسی عظیم شخصیت اٹل بہاری واجپئی کی پیدائش گوالیار میں شندے کی چھاؤنی میں کرشن بہاری اور کرشن دیوی کے بھرے پورے خاندان میں 25 دسمبر 1924 کو ہوئی تھی۔ حالانکہ سنہری گڈ گورننس دینے والے واجپئی جیسا چمکنے والا سورج 16 اگست 2018 کو ڈھل گیا۔ گوالیار کے گورکھی میں قائم اسکول میں ابتدائی تعلیم اور وکٹوریہ کالج (اب مہارانی لکشمی بائی کالج) سے بی اے کرتے ہوئے قیادت کی صلاحیت کا اظہار کیا اور اسٹوڈنٹ یونین کے وزیر اور نائب صدر بنے۔ کانپور کے ڈی اے وی کالج میں قانون کی پڑھائی کے لئے باپ کے ساتھ داخلہ لیا، لیکن بیچ میں ہی پڑھائی چھوڑ کر آر ایس ایس کے ہمہ وقتی پرموٹر بن گئے۔ پہلی بار 1957 میں لوک سبھا کے رکن بننے سمیت نیز 10 بار لوک سبھا اور 2 بار راجیہ سبھا کے رکن رہے۔ دلی، گجرات، مدھیہ پردیش اور اتر پردیش کی 6 پارلیمنٹ نشستوں کی نمائندگی کی۔ ایسا کرنے والے واجپئی اکلوتے قائد رہے ہیں۔ ندی جوڑو پروجیکٹ، ملک کو اٹل جی کی ہی دین ہے۔

"سدیو اٹل"

- پوکھرن میں 2 نیوکلیائی تجربہ کر کے دنیا کو طاقت کا احساس کرایا۔
- امن کے لئے لاہور تک بس سفر کیا لیکن کارگل میں منہ توڑ جواب بھی دیا۔
- سنہری چہار طرفہ یوجنا میں چنئی، کولکاتہ، دلی اور ممبئی کو ہائی وے نیٹ ورک کے ساتھ 13 ریاستوں سے جوڑا گیا، تو پردھان منتری گرام سڑک یوجنا میں 3 لاکھ کلو میٹر سے زیادہ طویل پکی سڑک بنا کر گاؤں کو شہروں سے جوڑا گیا۔ یہ دنیا کی سب سے بڑی اسکیمیں تھیں۔
- نئی ٹیلی کام پالیسی سامنے آئی، سرکاری ٹیلی کام کمپنی کی اجارہ داری ختم کی گئی۔ نتیجہ یہ کہ 8 روپے والی کال کی شرح 80 پیسے پر آ گئی۔ انکمنگ کال فری ہوئی۔
- چھتیس گڑھ، جھارکھنڈ اور اتراکھنڈ کی شکل میں 3 ریاستوں کو بنا تنازعہ کے تشکیل کیا۔
- واجپئی سرکار نے حکومتی مالی خسارے کو کم کرنے کے لئے حکومتی مالی جوابدھی قانون بنایا۔ اس سے عوامی شعبے میں بچت بڑھانے اور حکومتی مالی خسارہ کم کرنے میں مدد ملی۔
- انتیودے اَنّ یوجنا شروع کی۔ پہلی بار قبائلیوں کی وزارت تشکیل کی۔
- 'اسکول چلیں ہم' مہم سے اسکول چھوڑنے والوں کی تعداد میں تخفیف ہوئی۔
- کاروبار-صنعت میں سرکار کی مداخلت کم کی۔ پہلی بار مالی سرمایہ کاری کی وزارت تشکیل دی گئی۔

اٹل سرکار کے خلاف ووٹ دیا۔ گمانگ کے ایک ووٹ کی وجہ سے اٹل جی کو استعفیٰ دینا پڑا اور پھر وسط مدتی چناؤ میں وہ ایک بار پھر کامیاب ہو کر آئے۔

اٹل بہاری واجپئی کے ذریعے ملک میں گڈ گورننس کی شروعات کو اب مرکزی سرکار آگے بڑھا رہی ہے۔ انتظامیہ کی باگ ڈور سنبھالتے ہی وزیر اعظم نریندر مودی نے پہلے ہفتے کی دوسری کابینہ میٹنگ میں وزراء اور نوکرشاہی پر یہ واضح کر دیا کہ گڈ گورننس، نتیجہ اور عمل ہی اس سرکار کا اصل منتر ہے۔ 'گڈ گورننس' کا مطلب ایسی انتظامیہ جہاں شفافیت، جوابدہی اور عام آدمی کی فلاح و بہبود کے جذبے سے قاعدہ-قانون بنے، ان پر سرکاری نظام عمل کرے۔ اسکیموں اور خدمات کی فراہمی سے سرکاری نظام پر بھروسہ قائم ہو۔ مؤثر مقرر اور نرم لہجے کے ساتھ عوامی قائد کے طور پر یاد کئے جانے والے اٹل جی کے اچھے انتظامیہ کی پہل کو عوام تک پہنچانے کی سمت میں سرکار کے یہ اہم قدم تھے۔ سابق وزیر اعظم اٹل بہاری واجپئی کی تقریروں کے مجموعے کی برجیندر راہی کی مرتب کردہ کتاب-'اٹل جی نے کہا' کے پیغام میں وزیر اعظم نریندر مودی نے لکھا ہے، "وزیر اعظم کی شکل میں اٹل بہاری واجپئی کے تاریخی دور

”

کروڑوں بھارت واسیوں کا معیار زندگی بلند ہو، غریب سے غریب کو بھی عزت اور وقار کی زندگی ملے، یہی تو گڈ گورننس اور سوراج ہے، جس کی خواہش اٹل بہاری واجپئی سمیت قوم کے تمام معماروں کی تھی۔ ہماری سرکار کے لئے گڈ گورننس کا مطلب ہے - جہاں سنوائی - سب کی ہو۔ سہولت - ہر شہری تک پہنچے۔ موقع - ہر ہندوستانی کو ملے۔ تحفظ - ملک کے ہر باسی کو اس کا احساس ہو۔ رسائی - سرکار کے ہر نظام کو یقینی بنانا ہے۔ ہمارے لئے گڈ گورننس کا ایک ہی منتر ہے - سب کا ساتھ، سب کا وکاس اور سب کا وِشواس۔ نریندر مودی، وزیر اعظم

وزیر اعظم نریندر مودی کی زیر قیادت سرکار میں گڈ گورننس کی کئی پہل

- **مودی راج میں اٹل سپنے پورے:** کشمیر سے دفعہ 370 اور 35اے ہٹانے کا فیصلہ، چیف آف ڈیفنس اسٹاف کے عہدے کی تشکیل، تمام گاؤں پکی سڑک سے جڑے، آسام میں ریل-روڈ پل کا افتتاح، ندی جوڑو اسکیم کے تحت کین-بیتوا لنک کا کام پورا۔
- **اثردار سرکار:** عوام الناس کی شکایات کے ازالے کی شروعات، وقت پر دفتر پہنچنے لگے کرمچاری، بدعنوان 300 سے زیادہ افسران کی چھٹی، ایماندار و محنتی کو انعام، نان گزیٹڈ عہدوں کے لئے انٹرویو کا خاتمہ۔
- **عوامی ساجھیداری:** سووچھ بھارت ابھیان، صد فیصد گھروں میں بیت الخلاء، یوگا دیوس، فٹ انڈیا، من کی بات، mygov.in اور interact with PM کے ساتھ عوامی ساجھیداری منچ کی شروعات۔
- **اسکیم سے ترقی:** جن دھن یوجنا میں 41 کروڑ سے زیادہ لوگ بینکنگ سے جڑے، اجولا یوجنا میں 8 کروڑ سے زیادہ کو گیس کنکشن، مدرا یوجنا میں 21 کروڑ سے زیادہ لوگوں کو بنا گارنٹی لون، فصل بیمہ یوجنا میں 5.4 کروڑ و جیون جیوتی بیمہ یوجنا میں 6.4 کروڑ سے زیادہ اندراج، پی ایم آواس یوجنا میں 2 کروڑ سے زیادہ گھروں کی تعمیر۔
- **قانون کے سہل عمل:** 1450 سے زیادہ پرانے قانون ختم، آدھار سے غریبوں تک پہنچا حق، ایم ایس ایم ای کا ایک پیج والا آسان فارم، مرکزی مزدور قانونوں میں تبدیلی، حلف نامے اور تصدیق کی جگہ ذاتی توثیق۔
- **تکنیک سے شفافیت:** اسپیکٹرم، نجی ایف ایم چینل کی آن لائن نیلامی، یو پی آئی کے 2.7 ٹرانزیکشن سے 4.6 کھرب روپے کا لین دین، ڈی بی ٹی کے دائرے میں 56 وزارتوں کی 436 اسکیمیں، 2019-20 میں ڈی بی ٹی سے 1.4 لاکھ کروڑ روپے کی بچت، ای ایس آئی سی اور ای پی ایف او کے لئے آن لائن پورٹل۔
- **اندرونی اور بیرونی سلامتی:** 6 سال میں ملک میں کوئی بم دھماکے یا بڑی دہشت گردی کا واقعہ نہیں ہوا۔ میک ان انڈیا کے تحت ہتھیار بنانے پر زور، سرجیکل اسٹرائک سے پڑوسی کو سکھایا سبق، امریکہ سے دفاعی تکنیک و تعاون کا معاہدہ۔
- **ای پلیٹ فارم:** شکایتوں کا تیزی سے نمٹارہ اور پیش رفت اور اہم کاموں کا بروقت تصرف، منصوبوں پر بروقت عمل درآمد کی نگرانی، الیکٹرانک طریقے سے سالانہ ’زندگی کے سرٹیفکیٹ‘ کی سہولت، آن لائن آر ٹی آئی، ڈیجی لاکر، امنگ ایپ میں ملک بھر کے 189 محکموں کی 2039 ڈیجیٹل خدمات، سرکاری کارکنوں کی آدھار سے منسلک بایو-میٹرک حاضری، ای-رابطہ: آن لائن پیغام پلیٹ فارم، جس میں 90 لاکھ سے زیادہ اندراج شدہ صارف ہیں۔

میں ہندوستانی عوام الناس کو ’گڈ گورننس‘ کا تجربہ کرنے کا موقع ملا۔ ملک میں ہائی وے کے لئے سنہری چہار طرفہ پروجیکٹ اور گاؤں-گاؤں پکی سڑک کے لئے پردھان منتری گرام سڑک یوجنا سے مکمل بھارت کو یکتا کے دھارے میں پرونا، ان کی دور اندیشی ظاہر کرتا ہے۔ میں انہیں ’بھارت مارگ ودھاتا‘ کہنا پسند کروں گا۔“

سال 2014 میں اقتدار سنبھالنے کے بعد 5 سال میں 1450 سے زیادہ پرانے قانون ختم کرنا ہو یا مزدوروں کے قانونوں کو آسان بنانا، آن لائن آر ٹی آئی، حلف نامے، نچلی سطح کی نوکری سے انٹرویو اور گزیٹڈ افسر سے دستاویزات کی تصدیق کرانے کا خاتمہ، جن دھن کھاتہ اور ڈائریکٹ بینیفٹ ٹرانسفر، کرنسی، گھر بیٹھے زندگی کا سرٹیفکیٹ، پی ایم آواس یوجنا، سووچھ بھارت اور بہت کچھ... اسی گڈ گورننس کی دین ہے۔

●●●

ہندی، ہندو، ہندوستان کو

پوری زندگی وقف کرنے والی عظیم شخصیت

مہاتما گاندھی نے جنہیں اپنا بڑا بھائی اور رویندر ناتھ ٹیگور نے عظیم شخصیت کا لقب دیا ہو، 159ویں جینتی پر ان پنڈت مدن موہن مالویہ کو ہم نمن کر رہے ہیں۔ 'ستیہ میو جیتے' کو انہوں نے ہی بنایا مقبول عام...

پیدائش 25 دسمبر، 1861، انتقال: 12 نومبر 1946

پریاگ کی پرانی بستی احیاپور کے لال ڈِگّی محلے کے چھوٹے سے مکان میں پنڈت برج ناتھ اور مونا دیوی کی 5ویں اولاد کی شکل میں 25 دسمبر 1861 کو ایک بچے کا جنم ہوا، جس کا نام مدن موہن رکھا گیا۔ یہی غیر معمولی بچہ مستقبل میں شاعر، ماہر تعلیم، صحافی، ایڈوکیٹ اور سماج سدھارک بنا۔ ملک کی خدمت اور نوجوانوں کی کردار سازی نیز تعلیم کے لئے کاشی ہندو یونیورسٹی کا قیام انہوں نے ہی کیا۔ اس عظیم ہستی کی یہ حساس خاندانی اقدار ہی تھی، جس سے وہ ہندی، سنسکرت اور انگریزی کے عالم بننے کے ساتھ گائے، گنگا اور گایتری کی خدمت میں جڑے رہے۔ 8 سال کی عمر میں متنوع سنسکار کے بعد والد سے گایتری منتر کی سمت ملی، جس کے اصول سے روزمرہ کی روزی روٹی کا سلسلہ کیا۔ 16 سال کی عمر میں

گؤ-رکشا پر بھاشن: ضلع مرزاپور کے مذہبی سمّیلن میں گؤ-رکشا پر تقریب کی، تو 1933 میں انہوں نے کہا- انسان بنا گوشت کے کام چلا سکتا ہے۔ البتہ دودھ کی جگہ کوئی دوسری چیز نہیں لے سکتی۔

گنگا کی دھارا بچانے کی ضد: مدن موہن مالویہ نے 1913 میں ہری دوار میں گنگا پر باندھ بنانے کی انگریزی سرکار کی اسکیموں کی مخالفت کی، تو انتظامیہ کو وعدہ کرنا پڑا کہ اجازت کے بغیر گنگا پر باندھ نہیں بنے گا۔ 40 فیصد گنگا جل پریاگ تک سرکار پہنچائے گی۔

کانگریس کے 4 مرتبہ صدر: 25 برس کی عمر میں اس عظیم ہستی نے کلکتہ کانگریس کے دوسرے اجلاس میں اپنا پہلا خطاب کیا۔ کانگریس کے 4 بار صدر رہے۔ نرم دَل اور گرم دَل کے درمیان کی کڑی رہے۔ کاشی ہندو یونیورسٹی کی قیام کے عہد کے بعد ایک بزرگ نے پنڈت مدن موہن مالویہ کو چندے کی شکل میں ایک پیسہ دیا۔ بنیاد رکھنے تک 35 لاکھ روپے جمع ہو گئے تھے، تو 1939 تک ایک کروڑ 55 لاکھ روپے خرچ کی رقم جٹا لی۔ آج یونیورسٹی 1300 ایکڑ آراضی پر پھیلی ہوئی ہے۔ کاشی ہندو یونیورسٹی کے لئے جب مالویہ جی نے چادر

> **میرے کردار میں داغ ہو سکتا ہے، لیکن پنڈت مدن موہن مالویہ بے داغ ہیں۔ وہ صبح کی امید کی کرن ہیں۔ صبح صبح انہیں یاد کرنے سے کوئی بھی شخص خود غرضی کی دلدل سے ابھر سکتا ہے۔ بابائے قوم مہاتما گاندھی**

پھیلائی، تو حیدر آباد کے نظام نے چادر میں اپنی جوتی رکھ دی۔ یہ عظیم ہستی نہ غصہ ہوئی اور نہ ہی کوئی ردعمل دکھایا۔ نظام کی جوتی کی نیلامی کی خبر اخبار میں نکلوا دی۔ نظام کو پتہ چلا، تو پنڈت مالویہ کو بلوایا اور بڑی رقم دان میں دے کر جوتی واپس لی۔

اصول کے پکے: راجہ رام پال کی درخواست پر ہندوستان پتر کی ادارت کرنا اس شرط پر قبول کیا کہ شراب پی چکے ہوں، تب نہیں بلائیں گے۔ مالک نے شرط کی خلاف ورزی کی تو استعفیٰ دے دیا۔ استدلال کے قائل انگریزی چیف جسٹس: چوری-چورا کانڈ میں 170 ہندوستانیوں کو پھانسی کی سزا سنائی گئی۔ کیس مہامنا نے لڑا اور 151 کو پھانسی سے بچا لیا۔ مہامنا جی کی استدلال پر انگریز چیف جسٹس نے حیرت ظاہر کرنے کے ساتھ ہی سیٹ سے 3 بار کھڑے ہو کر احترام کا اظہار کیا تھا۔

پنڈت مدن موہن مالویہ کی زندگی کا بنیادی اصول تھا۔ ''نہ توہن کمائے راجین نہ، سورگ نہ پونر بھوم۔ کامئے دُکھ تپتا نام، پرانین پامارت پاشنم۔'' یعنی نہ میری حکومت سے فائدہ اٹھانے کی خواہش ہے، نہ ہی جنت کے سکھوں کو پانے کا لالچ اور نہ ہی نجات حاصل کرنے کی خواہش ہے۔ بس میری تو ایک ہی تمنا ہے کہ دکھ میں مبتلا لوگوں کی تکلیف دور کر سکوں۔ سال 2014 میں مرکزی سرکار نے بعد از مرگ مہامنا کو بھارت رتن سمان سے نوازا۔

ماحولیات اور قابل تجدید توانائی کی سمت میں قدم

صاف توانائی کا انقلاب

کورونا وبا کے دور میں جہاں پوری دنیا آج ایک سانحہ کے دور سے گزر رہی ہے، آنے والے وقت میں آب و ہوا کی تبدیلی ایسے ہی ایک اور سانحہ کے روپ میں سامنے کھڑی ہے۔ ایسے وقت میں سب سے زیادہ اہم توانائی کی تجدید کاری وسائل پر دھیان دینا ہے۔ گزشتہ 6 سالوں میں ہندوستان نے اپنی تنصیبی تجدید کاری توانائی کی صلاحیت کو بھی ڈھائی گنا بڑھایا ہے۔ تیسری عالمی قابل تجدید توانائی سرمایہ کاری میٹنگ 2020 میں وزیر اعظم نریندر مودی نے بھی کیا ذکر...

ساری دنیا کے سامنے خطرہ بنی آب و ہوا کی تبدیلی کے دور میں ہندوستان لگا تار قابل تجدید توانائی یا تجدید نو کے وسائل پر اپنی توجہ مرکوز کر رہا ہے۔ سال 2014 میں وزیر اعظم نریندر مودی کے اقتدار سنبھالنے کے بعد سے ہی ہندوستان اس ضمن میں مخصوص کام کر رہا ہے۔ تیسری گلوبل رینیوایبل انرجی انویسٹمنٹ میٹنگ اینڈ ایکسپو (عالمی قابل تجدید توانائی سرمایہ کانفرنس میں وزیر اعظم نریندر مودی نے 80 سے زیادہ ملکوں کے نمائندگان سے خطاب کرتے ہوئے قابل تجدید توانائی اور ماحولیاتی تحفظ کے شعبے میں ہندوستان کی کاوشوں کا ذکر کیا۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا، ”ایک سورج، ایک دنیا، ایک گرڈ اب حقیقت بن رہا ہے، جس پر اس سے پہلے منعقد سیشن میں تفصیل کے ساتھ تبادلہ خیال کیا گیا تھا۔ گزشتہ 6 برسوں میں ہندوستان کا سفر نا قابل یقین رہا ہے۔ ہندوستان کی توانائی پیداوار کی صلاحیت اور اس کا ترسیلی نظام بڑھایا جا رہا ہے تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ بھارت کے ہر شہری تک توانائی پہنچ سکے اور وہ اپنی پوری صلاحیت کا استعمال کر سکے۔ ہندوستان قابل تجدید توانائی کی صلاحیت میں دنیا میں چوتھے نمبر پر پہنچ گیا ہے اور دنیا کے سب سے تیز قابل تجدید توانائی کی پیداواری والے ملکوں میں برق رفتاری سے آگے بڑھ رہا ہے۔ ہندوستان کی قابل تجدید تونائی کی پیداواری صلاحیت حال ہی میں بڑھتے ہوئے 136 گیگاواٹ ہوگئی ہے، جو کہ ہماری کُل توانائی صلاحیت کا 36 فیصد ہے۔“

قابل تجدید توانائی شعبے میں ہندوستان کے بڑھتے قدم...

- اکتوبر 2020 تک کے اعداد و شمار کے مطابق مجموعی طور سے 3،73،436 میگاواٹ کے قومی بجلی پیداوار میں قابل تجدید ذرائع کی حصہ داری 89،636 میگاواٹ ہے۔ مرکزی سرکار نے 2022 تک 175 گیگاواٹ اور 2030 تک 450 گیگاواٹ قابل تجدید توانائی کی پیداواری صلاحیت کا ہدف مقرر کیا ہے۔ (ایک گیگاواٹ یعنی 1000 میگاواٹ)۔
- جدید اور قابل تجدید توانائی کے وزیر آر کے سنگھ کے مطابق گجرات، مدھیہ پردیش، اتر پردیش، راجستھان، تمل ناڈو اور ہماچل پردیش جیسی ریاستیں اگلے کچھ برسوں میں قابل تجدید توانائی کے شعبے میں سرکردہ ہوں گی، کیونکہ ان میں شمسی انقلاب کی زمین ریاست اور نجی سرمایہ کاروں کے ذریعے بہت ہی منظم طریقے سے تیار کی جا رہی ہے۔
- حال ہی میں مدھیہ پردیش کے ریوا ضلع میں 1500 ہیکٹیئر میں الٹرا میگا شمسی پروجیکٹ کی شروعات کی گئی ہے۔ 750 میگاواٹ کی صلاحیت والے اس پلانٹ کی بدولت 15.7 لاکھ ٹن کاربن ڈائی آکسائڈ کے اخراج پر روک لگے گی۔

- قابل تجدید توانائی کی سمت میں ہندوستان کی طرف سے بین الاقوامی شمسی اتحاد ایک بڑی پہل ہے۔ اُدھر شمسی توانائی کی تنصیب کے لئے قومی شمسی مشن کے تحت اس شعبے میں اندرون ملک کی کمپنیوں کی حوصلہ افزائی کر کے سال 2030 تک خود کفیل بننے کا ہدف بھی مقرر کیا ہے۔
- شمسی توانائی کے دیگر اجزا ہوا، بایو، پن بجلی کے پروجیکٹوں پر بھی مرکزی سرکار کی عہد بندی سے یہ صاف ظاہر ہے کہ 2030 سے پہلے ہندوستان قابل تجدید توانائی کے سبھی مقررہ نشانے حاصل کر لے گا۔

پیرس سمجھوتے کے تحت مقررہ نشانہ حاصل کر رہا ہے بھارت

آب و ہوا کی تبدیلی اور اس کے نتیجے میں ہونے والے منفی اثرات کو کم کرنے کی سمت میں سال 2015 کا پیرس سمجھوتہ اہمیت کا حامل ہے۔ اس کے تحت دنیا کے 179 ملکوں نے اس صدی کے دوران درجہ حرارت میں اضافے کو 2 ڈگری سیلسیس پر روکنے کے تئیں باقاعدہ طریقے سے عزم کا اظہار کیا تھا۔ موسمیاتی شفافیت کی رپورٹ کے مطابق جی-20 ملکوں میں صرف بھارت ہی ایسا ملک ہے، جو پیرس سمجھوتے کے تحت طے نشانے کو حاصل کر پایا ہے۔ یہ ماحولیاتی تحفظ کے ساتھ قابل تجدید توانائی کی سمت میں ہندوستان کی لگاتار کاوشوں کو ظاہر کرتا ہے۔

جدید توانائی ذرائع کے ساتھ ماحولیات کے تحفظ میں ہندوستان کے ذریعے اٹھائے گئے اقدامات ایسے وقت میں بے حد اہمیت کے حامل ہیں، جبکہ ان دونوں موضوعات پر پوری دنیا میں بحث چھڑی ہوئی ہے۔ یہ مرکزی سرکار کی کاوشوں کا ہی نتیجہ ہے کہ گزشتہ 6 برسوں میں ہندوستان کے اس سمت میں اٹھائے گئے اقدامات کی تعریف ہر کوئی کر رہا ہے۔ یہی نہیں، اس سے آپ یہ بھی سمجھ سکتے ہیں کہ آنے والے وقت میں دنیا کی توانائی کی ڈپلومیسی میں ہندوستان کا مقام سب سے اوپر رہنے والا ہے۔ ●

(وزیر اعظم کا پورا خطاب سننے کیلئے کیو آر کوڈ اسکین کریں)

پی ایم کسم مہابھیان

اَنّ داتا بنے گا اب اُورجا داتا

زراعتی شعبے کو جدید ترین تکنیک سے جوڑنے کی سمت میں پردھان منتری کسان اُورجا سرکشا ایوم اُتّھان مہابھیان - کُسُم، ایک انتہائی اہم قدم ہے۔ اس کا مقصد کسانوں کی زندگی میں خوشحالی لانے کی کوشش ہے۔ اَنّ داتا اب اُورجا داتا بھی بن سکے گا۔ پی ایم کُسُم اسکیم سے کسان کو مفت بجلی ملے گی، تو ساتھ ہی اس بجلی سے آمدنی بھی ہوگی۔

زراعتی شعبے کو ہندوستانی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی مانا جاتا ہے، لیکن برسوں سے روایتی طور طریقوں سے ہی کی جا رہی کھیتی کی وجہ سے کسانوں کو وہ فائدہ نہیں مل پایا تھا، جس کے وہ واقعی حقدار ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ سال 2022 میں کسانوں کی آمدنی کو دوگنا کرنے کے ہدف کے ساتھ آگے بڑھ رہی مرکزی سرکار اس شعبے کے احیا کے لئے مسلسل کام کر رہی ہے۔ کسان، تکنیک اور ماحولیاتی تحفظ کے تئیں اپنے عزم کے تحت ہی فروری 2019 میں پردھان منتری کسان اور جا سرکشا ایوم اُتّھان مہابھیان-کُسُم کی شروعات کی گئی ہے۔ سال 19-2018 کے عام بجٹ میں اس کا اعلان کیا گیا تھا۔

دراصل، بھارت میں کسانوں کو آبپاشی میں بہت پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور زیادہ یا کم بارش کی وجہ سے کسانوں کی فصلیں خراب ہو جاتی ہیں۔ مرکزی سرکار کی کُسُم یوجنا کے ذریعے کسان

کُسُم یوجنا سے دو طرح کے فائدے

مرکزی حکومت کی کُسُم یوجنا کسانوں کو دو طرح سے فائدہ پہنچائے گی۔ ایک تو انہیں سینچائی کے لیے مفت بجلی ملے گی اور دوسرا اگر وہ اضافی بجلی بنا کر گرِڈ کو بھیجتے ہیں، تو اس کے بدلے ان کی کمائی بھی ہو گی۔

کُسُم یوجنا کی خاص باتیں

30%

رقم مرکزی حکومت سبسڈی کے طور پر بینک اکاؤنٹ میں دے گی۔ 30 فیصد رقم ریاستی حکومت دے گی۔ 30 فیصد رقم بینک لون کی شکل میں دیں گے۔

10%

رقم کی ادائیگی کرنی ہوگی کسانوں کو شمسی توانائی کے آلات نصب کرنے کے لیے

پردھان منتری کُسُم یوجنا کے تحت شمسی توانائی کے پلانٹ لگانے سے زمین کے مالک کو ہر سال فی ایکڑ 60 ہزار سے 1 لاکھ روپے تک کی آمدنی اگلے 25 سالوں تک ہو گی۔

بجلی کی بڑی بچت: حکومت کا ماننا ہے کہ اگر ملک کے سبھی سینچائی پمپ میں شمسی توانائی کا استعمال ہونے لگے تو نہ صرف بجلی کی بچت ہوگی بلکہ 30800 میگاواٹ اضافی بجلی کی پیداوار بھی ممکن ہوگی۔

آپ ایسے حاصل کر سکتے ہیں فائدہ... کُسُم یوجنا کے تحت درخواست دینے کیلئے آپ سرکاری ویب سائٹ https://mnre.Gov.in/ پر جا کر رجسٹریشن کرانے کے ساتھ ساتھ یوجنا کے بارے میں مزید معلومات بھی حاصل کر سکتے ہیں۔

اپنی زمین میں شمسی توانائی ساز و سامان اور پمپ لگا کر اپنے کھیتوں کی آبپاشی کر سکتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی، اپنی زمین پر شمسی پینل لگا کر اس سے بننے والی بجلی کا استعمال کھیتی باڑی کے لئے کر سکتے ہیں۔ اضافی بجلی ریاستی سرکار کی ترسیلی کمپنی خریدے گی، جس سے کسانوں کی اضافی آمدنی ہوگی۔ کسان کی زمین پر بننے والی بجلی سے ملک کے گاؤں میں بجلی کی بلا تعطل فراہم شروع کی جا سکتی ہے۔

اس یوجنا کے تین حصے ہیں....

- حصہ اے: 10 ہزار میگاواٹ کے غیر مرکوزی گرڈ کو قابل تجدید توانائی کے پلانٹوں سے جوڑنا۔ اس میں 2 میگاواٹ تک صلاحیت والے شمسی توانائی کے پلانٹ کی تنصیب کسان/کوآپریٹو کمیٹی/ پنچایت/کسان پیداوار تنظیم (ایف پی او) کے ذریعہ کی جا سکتی ہے۔ ان پلانٹوں سے بچی ہوئی بجلی کو بجلی سپلائی کرنے والی کمپنی خریدے گی۔
- حصہ بی: شمسی توانائی سے چلنے والے 20 لاکھ زرعی پمپوں کی تنصیب۔
- حصہ سی: گرڈ سے جڑے شمسی توانائی سے چلنے والے 15 لاکھ زرعی پمپوں کو شمسی توانائی سے جوڑنا۔

اس یوجنا کا مقصد کل 30800 میگاواٹ کی شمسی صلاحیت قائم کرنا ہے۔ یعنی مقررہ ہدف کے مطابق ملک میں 35 لاکھ سینچائی پمپ کو بجلی یا ڈیزل کی جگہ شمسی توانائی سے چلایا جانا ہے۔ کُسُم یوجنا پر آنے والے کل خرچ میں سے مرکزی حکومت 34 ہزار کروڑ روپے کی مالی مدد کرے گی۔ اس یوجنا سے کسانوں کو سالانہ فی ایکڑ 60 ہزار سے 1 لاکھ روپے تک کی آمدنی ہوگی۔ اگر کسان پروجیکٹ ڈیولپر سے شمسی توانائی کا پلانٹ لگواتے ہیں تو بھی سالانہ تقریباً 30 ہزار روپے کی آمدنی ہو سکتی ہے۔ ساتھ ہی، اس یوجنا سے زیر زمین پانی کی بھی بچت ہوگی، کیوں کہ کسان سرپلس حاصل کریں گے جو انہیں بجلی کے کفایتی استعمال کے لیے آمادہ کرے گا۔ ریاستی حکومتیں بھی اپنے بھاری سینچائی گرانٹ بجٹ میں بچت کر پائیں گی اور اس بچت کو تعلیم، صحت اور انفراسٹرکچر جیسی شہری سہولیات پر خرچ کیا جا سکتا ہے۔

گنگا جل جیسی پاک نیت کے ساتھ کسان کے حق میں اٹھے قدم

پختہ عزم اور ایماندار نیت کے ساتھ کسانوں کے حق میں اٹھائے جا رہے قدموں پر غلط فہمی پھیلانے کی کوششوں کو وزیر اعظم کی دوٹوک – "مجھے احساس ہے کہ دھائیوں کا فریب کسانوں کو شک میں مبتلا کرتا ہے۔ لیکن اب فریب سے نہیں گنگا جل جیسی پاک نیت کے ساتھ کام کیا جارہا ہے۔"

اناج فراہم کرنے والے کسانوں کے حق میں دہائیوں بعد انقلابی قدم اٹھائے جا رہے ہیں۔ پارلیمنٹ سے قانون پاس کراکر کسانوں کو قانونی تحفظ فراہم کرنا ہو یا پھر کم از کم امدادی قیمت بڑھا کر اسے لاگت سے ڈیڑھ گنا پہنچانا یا پھر منڈیوں کی زنجیر سے باندھنے کی بجائے اسے کھلے بازار میں بھی فروخت کرنے کا متبادل فراہم کرنا۔ نریندر مودی سرکار مسلسل کوشش کر رہی ہے۔ کسانوں کی آمدنی کو دوگنا کرنے کے مقصد کو پورا کرنے کے لیے سرکار نے 2014 سے ہی ایسی پالیسی پر کام شروع کر دیا تھا۔ جس میں بوائی سے پہلے کھاد، رقم کی سہولت دینا، بوائی کے دوران سینچائی، سائنسی صلاح اور بوائی کے بعد فصل بیمہ اور ای-نام سے جوڑنے کی پہل کی گئی۔ سمان ندھی، کسان ریل، زراعت میں اسٹارٹ اَپ جیس کئی دیگر پہل شروع کی جا چکی ہے جو کسانوں کو بااختیار ہی نہیں، زنجیروں سے بھی آزادی دلا رہی ہے۔ لیکن جس طرح سے کسانوں کے درمیان غلط فہمی پھیلائی جا رہی ہے، اس پر 30 نومبر کو وزیر اعظم نے اپنے پارلیمانی حلقہ انتخاب کاشی وشوناتھ کی نگری وارانسی سے ایک بار پھر جتایا کہ کسانوں کے حق میں ان کے ارادے مضبوط ہیں اور رہیں گے۔

ان کے خطاب کے بنیادی نکات:

- کسان اگر پرانے سسٹم سے ہی لین دین کرنا چاہتا ہے تو اس پر کہیں روک نہیں لگائی گئی ہے۔
- نئے زرعی اصلاحات سے کسانوں کو نئے متبادل اور نئے قانونی تحفظ فراہم کیے گئے ہیں۔ پہلے منڈی کے باہر ہوئے لین دین ہی غیر قانونی تھے۔ اب چھوٹا کسان بھی، منڈی سے باہر ہوئے ہر سودے کو لیکر قانونی کارروائی کرسکتا ہے۔ کسان کو اب نئے متبادل بھی ملے ہیں اور دھوکہ سے قانونی تحفظ بھی ملا ہے۔
- سرکاری پالیسیوں اور قوانین پر حمایت اور سوال جمہوریت میں فطری ہے۔ لیکن اب کچھ وقت سے مخالفت کی بنیاد شبہات کو بنایا جا رہا ہے۔ ایسا کرنے والے وہی لوگ ہیں جنہوں نے کسانوں کے ساتھ دہائیوں تک فریب کیا ہے۔

- ہم نے کہا تھا کہ ہم یوریا کی کالا بازاری روکیں گے اور کسانوں کو مناسب مقدار میں یوریا دیں گے۔ گزشتہ 6 سال میں یوریا کی کمی نہیں ہونے دی۔
- ہم نے سوامی ناتھن کمیشن کی سفارش کے مطابق لاگت کا ڈیڑھ گنا ایم ایس پی دینے کا وعدہ پورا کیا ہے اور کسانوں کے بینک کھاتے تک پہنچایا ہے۔
- 2014 سے پہلے 5 سال میں تقریباً ساڑھے 6 سو کروڑ کی دال خریدی گئی تو اب 49 ہزار کروڑ روپے کی یعنی 75 گنا اضافہ ہوا۔ اسی طرح 2014 سے پہلے 2 لاکھ کروڑ روپے کی دھان خریدی ہوئی تو اب 5 لاکھ کروڑ روپے کی جو ایم ایس پی کی شکل میں کسانوں تک ہم نے پہنچائے۔
- اگر منڈیوں اور ایم ایس پی کو ہی ہٹانا تھا، تو ان کو طاقت دینے پر اتنی سرمایہ کاری ہی کیوں کرتے؟ ہماری سرکار تو منڈیوں کو جدید بنانے کے لیے کروڑوں روپے خرچ کر رہی ہے۔
- ملک کے 10 کروڑ سے زیادہ کسان کنبوں کے بینک کھاتے میں براہ راست مدد دی جا رہی ہے۔ اب تک تقریباً 1 لاکھ کروڑ روپے کسانوں تک پہنچ بھی چکے ہیں۔

(پی ایم کا خطاب سننے کے لیے QR کوڈ اسکین کریں)

نیو انڈیا سماچار نے 15-1 اکتوبر کے شمارہ میں زرعی اصلاح بل سے متعلق حقائق اور غلط فہمی پیدا کرنے والی باتوں کو واضح کیا تھا۔ اسے آپ اس لنک پر جا کر پڑھ سکتے ہیں

https://davp.nic.in/nis/oct1/hindi/index.html

غلط فہمی میں نہ پڑیں، کسانوں کے حق میں ہیں نئے زرعی اصلاح کے قوانین

ایک صنعت میں اس کا مالک اپنی پیداوار کی قیمت طے کرتا ہے۔ لیکن ملک کو زندگی عطا کرنے والا انّ داتا کسان کے پاس اپنی پیداوار کی قیمت طے کرنے کا حق نہیں تھا۔ پہلی بار مرکزی حکومت نے زرعی قوانین میں اصلاح کے ذریعہ کسان کو اپنی پیداوار کا صحیح حق دلانے کی سمت میں اہم قدم اٹھایا ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے بھی 'من کی بات' پروگرام میں جتیندر بھائی کی مثال پیش کی۔ جتیندر مہاراشٹر کے دھولیہ ضلع کے کسان ہیں۔ انھوں نے مکئی اُگائی اور اسے 30.3 لاکھ روپے میں بیچنے کا فیصلہ کیا۔ انھیں 25 ہزار روپے ایڈوانس بھی مل گیا، لیکن باقی 4 مہینے تک پیسے نہیں ملے۔ نئے قانون میں یہ طے کیا گیا ہے کہ فصل خریدنے کے تین دن میں ہی کسان کو پیسے ادا کرنے ہوں گے۔ ان قوانین کے التزامات کے ساتھ پھیلی غلط فہمیوں کو ہمیں سمجھنے کی ضرورت ہے...

X سب سے بڑا جھوٹ.... ایم ایس پی ختم ہو گئی ہے

یہ سب سے بڑا جھوٹ ہے کہ وزیر اعظم نریندر مودی نے کم از کم امدادی قیمت (ایم ایس پی) کے نظام کو ختم کر دیا ہے۔ کسانوں کو پرائیویٹ کاروباریوں کے رحم و کرم پر چھوڑ کر سبھی منڈیوں کو بند کر دیا جائے گا۔

✓ اصلیت... 5 سال میں ایم ایس پی ڈیڑھ گنا تک بڑھائی گئی

- دھان، گیہوں، دال، تلہن اور کھوپرا کے لیے ایم ایس پی میں گزشتہ 5 برسوں میں کافی اضافہ ہوا ہے۔ ایم ایس سوامی ناتھن کی قیادت والے قومی کسان کمیشن کی سفارشات کے مطابق کئی زرعی پیداواروں کے لیے ایم ایس پی کو کسانوں کے ذریعہ طے کی گئی پیداواری لاگت کے مقابلے ڈیڑھ گنا بڑھا دیا گیا، جس میں خاندانی مزدوری بھی شامل ہے۔
- صرف دھان پر ہی سرکار نے پچھلے پانچ سالوں میں ایم ایس پی میں ڈھائی گنا اضافہ کیا ہے۔ دھان پر کسانوں کو کی گئی حقیقی ادائیگی پچھلے پانچ سالوں کی مدت میں ہوئی 2.06 لاکھ کروڑ روپے کے مقابلے 4.95 لاکھ کروڑ روپے رہی۔
- دالوں پر کم از کم امدادی قیمت میں اضافہ 75 گنا سے زیادہ رہا اور اس طرح پچھلے

پانچ سالوں کے دوران کسانوں کو 49000 کروڑ روپے کی ادائیگی کی گئی، جب کہ 2009سے 2014 کے دوران محض 645 کروڑ روپے کی ادائیگی ہوئی تھی۔

- گیہوں کے معاملے میں کسانوں کی ایم ایس پی ادائیگی گزشتہ پانچ سالوں کے دوران 1.77 گنا بڑھ کر 2.97 لاکھ کروڑ روپے ہوگئی جب کہ 14-2009 کی مدت میں محض 1.68 لاکھ کروڑ روپے کی ادائیگی ہوئی تھی۔

- تلہن اور کھوپرا کے معاملے میں کم از کم امدادی قیمت میں پچھلے پانچ سال کے دوران دس گنا اضافہ درج کیا گیا۔ان دونوں پیداواروں پر حقیقی ایم ایس پی ادائیگی 25 ہزار کروڑ روپے رہی جب کہ 14-2009 کے دوران اس میں 2460 کروڑ روپے کی ادائیگی ہوئی تھی۔

سب سے بڑا جھوٹ...

ایم ایس پی پر مبنی سرکاری خرید بند ہو گئی ہے۔ای پی ایم سی اور ای-نام جیسے پورٹل بھی بند ہو رہے ہیں۔

اصلیت...ایم ایس پی پر ریکارڈ سرکاری خرید ہوئی ہے

- کسانوں کے پاس اپنی پیداوار فروخت کرنے کے لیے سرکاری منڈیوں کا متبادل کھلا ہے۔ای-نام بھی جاری ہے اور رہے گا۔ یہاں تک کہ ایم ایس پی پر مبنی سرکاری خرید بھی بند نہیں ہوئی ہے یا کسی بھی طرح اس میں کمی نہیں آئی ہے۔سرکاری ایجنسیوں نے 2020 کے ربیع سیزن کے دوران 382 لاکھ ٹن اناج کی کل خرید کی جو اپنے آپ میں ایک نیا ریکارڈ ہے۔

سب سے بڑا جھوٹ...

ٹھیکہ پر مبنی زراعت میں کسان کمزور ہوں گے، پرائیویٹ کمپنیوں کے ذریعے کسان کی زمین ہڑپنے کا راستہ کھلا۔کمپنیاں مضبوط اور کسانوں کمزور ہوں گے۔

اصلیت...ٹھیکہ پر مبنی کھیتی میں اب کسان سب سے زیادہ مضبوط

- اگر کسان نے متعلقہ فریقین سے کوئی پیشگی رقم نہ لی ہو تو وہ اس قسم کے ٹھیکہ سے کسی بھی وقت بغیر کسی جرمانہ کے باہر ہو سکتے ہیں۔ درحقیقت، کسان دوسرے طریقے

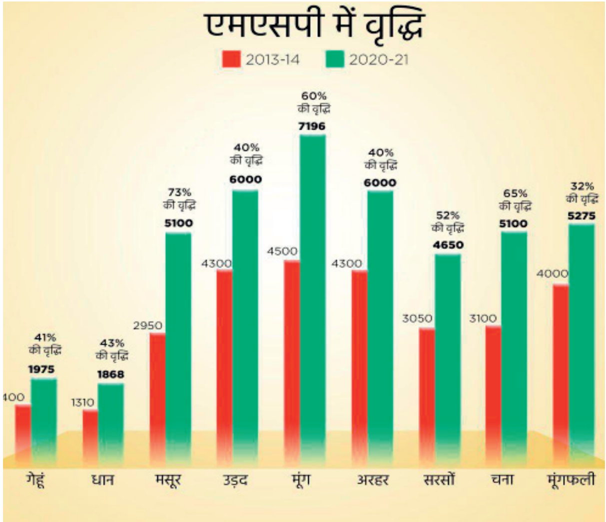

سے بھی اس کا فائدہ اٹھا سکیں گے کیوں کہ وہ بڑی تعداد میں خریداروں میں سے معقول خریدار کا انتخاب کر سکیں گے۔

- اس کے علاوہ ایک اور غلط فہمی یہ بھی پھیلائی جا رہی ہے کہ نیا نظام پرائیویٹ کمپنیوں کے ذریعہ کسانوں کی زمین کو ہڑپنے کا راستہ ہموار کرے گا کیوں کہ زرعی پیداوار فروخت معاہدہ کا حصہ ہے۔لیکن حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے کیوں کہ پرائیویٹ کمپنیوں کو کسانوں کی زمین کی فروخت، پٹہ یا رہن سے منع کیا گیا ہے۔زرعی معاہدہ خاص پیداواروں تک محدود ہے اور اسے مخصوص مدت تک ہی محدود رکھا گیا ہے۔

کسان کے حق میں ہے قدم...

درحقیقت زرعی اصلاح کے تحت نئی سرمایہ کاری، جدید آلات، بہتر بیج، زیادہ فصل، بہتر پیداوار، بہتر لوجسٹکس سے صارفین اور کسانوں دونوں کے لیے بازاروں تک مفت رسائی کو یقینی بنایا گیا ہے۔

ایسے میں سب سے بڑا سوال یہ ہے کہ کسانوں کو ذخیرہ اندوزی، نقل وحمل وغیرہ کی پریشانیوں سے گزرے بنا کھیت میں ہی ان کی لاگت کے مقابلے بہتر قیمت کو یقینی بنانے کی اتنی مخالفت کیوں کی جا رہی ہے؟ المیہ یہ ہے کہ صدر جمہوریہ کے آرڈیننس کے ذریعہ سرکار کے ذریعہ اعلان کیے گئے کئی اصلاحی طریقوں کو ان سیاسی پارٹیوں نے 2014 اور پھر 2019 کے انتخابی منشور میں بھی شامل کیا تھا۔ایک سیاسی پارٹی نے 2019 کے اپنی انتخابی منشور میں زرعی پیداوار کی مارکیٹنگ کمیٹیوں کو خارج کرنے یا بند کرنے، برآمدات پر پابندی ہٹانے اور زرعی پیداواروں کی بین ریاستی آمد ورفت کو یقینی بنانے کی اپیل کی تھی۔●

”خدمت گار کو خدمت بن آئی“

-گرو گرنتھ صاحب

یعنی خدمت گار کا کام خدمت کرنا ہوتا ہے، اسی کو منتر مان کر دھائیوں سے زیر التوا کرتارپور کوریڈور کھولنے کا معاملہ ہو یا گرونانک دیو جی کے 550ویں یوم پیدائش کی تقریب کو پوری دنیا میں دھوم دھام سے منعقد کرنا یا پھر 1984 کے فسادات میں 30 سال بعد انصاف دلانا، وزیر اعظم نریندر مودی نے گزشتہ 6 برسوں میں سکھ برادری کی فلاح اور ان کا وقار واپس دلانے کے لیے کئی اہم کام کیے ہیں۔ 26 مئی 2014 کو وزیر اعظم کے عہدہ کا حلف لینے کے بعد سے انہوں نے ریاست پنجاب اور سکھ برادری کی ترقی کے لیے قدم اٹھانے کا کوئی موقع نہیں چھوڑا...

گورونانک دیو جی صرف سکھ مذہب، بھارت کی ہی شان نہیں، بلکہ پوری انسانیت کے لیے حوصلہ کے باعث ہیں۔ گرونانک دیو ایک گورو ہونے کے ساتھ ساتھ ایک آئیڈیالوجی ہیں، زندگی کی بنیاد ہیں۔ جب گورونانک دیو سلطانپور لودی سے سفر پر نکلے تھے، تو کسے معلوم تھا کہ وہ زمانہ کو بدلنے والے ہیں۔ ان کی وہ 'اداسیاں'، وہ سفر، رابطہ اور مذاکرہ اور تال میل سے سماجی تبدیلی کی بہترین مثال ہے۔

-نریندر مودی، وزیر اعظم، کرتارپور کوریڈور کے افتتاح کے موقع پر

سکھ مذہب کے تئیں وزیر اعظم نریندر مودی کی عقیدت اور جھکاؤ کو اس سے سمجھا جا سکتا ہے کہ سال 2014 میں کمان سنبھالتے ہی وزیر اعظم نریندر مودی نے سب سے پہلے 30 سال پرانے 1984 کے سکھ مخالف فسادات کے معاملے کی جانچ کے لیے ایس آئی ٹی بنائی گئی۔ اس کا وعدہ انہوں نے انتخاب سے پہلے کیا تھا۔ یہی نہیں، سکھوں کے سب سے مقدس مذہبی مقام، کرتاپور صاحب کے لیے 70 سالوں سے زیر التوا ویزا سے پاک کوریڈور کے مطالبہ کو بھی مرکزی حکومت نے پورا کیا ہے۔ گرونانک دیو جی کی رہائش گاہ کرتارپور پاکستان میں ہے۔ اب تک ہندوستانی سکھ صرف دوربین سے وہاں درشن کیا کرتے تھے۔ پاکستان کے ساتھ اس کے لیے معاہدہ پر دستخط کیے گئے۔ کوریڈور کے لیے 120 کروڑ روپے کی رقم بھی خرچ کی گئی۔ اب جائز پاسپورٹ کے ساتھ بغیر ویزا کے ہندوستانی سکھ کرتارپور میں متھا ٹیک سکتے ہیں۔ اس کے لیے شرومنی اکالی دل نے وزیر اعظم نریندر مودی کو 'قومی سیوا پُرسکار' بھی دیا، وزیر اعظم نے اسے نانک دیو جی کو وقف کر دیا۔ ایک نظر ڈالتے ہیں مودی سرکار کے

گورونانک جی کی فکر سے نئی نسل کو متعارف کرانے کے لیے گُربانی کا ترجمہ دنیا کی الگ الگ زبانوں میں کیا گیا۔

اُن فیصلوں پر جو ملک ہی نہیں بیرونی ممالک میں آباد سکھ برادری کے لیے مثال ثابت ہوئے ہیں۔

- ایک سال تک ملک اور بیرونِ ملک کیرتن، کتھا، پربھات پھیری، لنگر سے گرو نانک دیو جی کی تعلیم کا پرچار کیا۔
- گرو گووند سنگھ جی کے 350 ویں پرکاش اُتسو کو بھی دنیا بھر میں جوش وخروش کے ساتھ منایا، 350 روپے کا یادگاری سکّہ اور ڈاک ٹکٹ بھی جاری کیا گیا۔ پروگراموں کے لیے 100 کروڑ روپے مختص کرنے کے علاوہ اس موقع پر ریلوے کو سہولیات دینے کے لیے 40 کروڑ روپے کا بجٹ دیا گیا۔

سکھ فسادات کے 30 برسوں کے بعد 80 معاملوں کی جانچ دوبارہ شروع ہوئی۔ تین سال کے اندر ہی اس معاملے میں کئی بڑی ہستیوں کو سزا ہوئی۔

- گرو گووند سنگھ جی کی یاد میں ان کے نام پر گجرات کے جام نگر شہر میں 750 بستروں والے اسپتال کی شروعات کی گئی۔
- گرو نانک دیو اور خالصہ مسلک سے جڑی ریسرچ کو فروغ دینے کے لیے برطانیہ کی ایک یونیورسٹی میں چیئر قائم کیا گیا ہے تو کناڈا میں بھی اسی قسم کی کوشش جاری ہے۔ امرتسر میں گرو نانک دیو یونیورسٹی میں قومی مطالعاتی ادارہ قائم کیا جا رہا ہے۔ اس کے لیے 67 کروڑ روپے منظور کیے گئے۔
- سلطانپور لودی، جہاں گرو نانک دیو جی نے اپنی زندگی کا زیادہ تر وقت گزارا، اسے وراثت شہر بنانے کا کام کیا جا رہا ہے۔ جدید سلطانپور لودی ریلوے اسٹیشن سے شہر تک گرو نانک دیو جی کی وراثت ہمیں دیکھنے کو ملے گی۔ گرو نانک دیو جی سے وابستہ تمام مقامات سے ہو کر گزرنے والی ایک اسپیشل ٹرین بھی ہفتے میں پانچ دن چلائی جا رہی ہے۔
- ملک بھر میں سکھوں سے متعلق اہم مقامات کو جوڑنے کے لیے شری اکال تخت، دمدمہ صاحب، کیش گڑھ صاحب، پٹنہ صاحب اور حضور صاحب کے درمیان ریل اور ہوائی رابطہ پر زور۔ امرتسر اور ناندیڑ کے درمیان اسپیشل ہوائی خدمات، امرتسر سے لندن کے لیے جانے والی ایئر انڈیا کی فلائٹ میں 'اِک اونکار' کا پیغام درج۔
- دنیا بھر میں آباد بلیک لسٹیڈ سکھوں کے نام 314 سے گھٹا کر 2 پر لائے۔ ایسے لوگوں کو جنہیں بھارت آنے میں دقت تھی، اب ایسے کنبے ویزا اور او آئی سی کے لیے درخواست دے سکیں گے۔ فیملی سے ملنے اور گروؤں کے ارداس کے لیے جانے میں دقت نہیں ہوگی۔
- آرٹیکل-370 کے ہٹنے سے، اب جموں وکشمیر اور لداخ میں سکھ کنبوں کو وہی حقوق مل پائیں گے جو باقی ہندوستان میں ملتے ہیں۔ شہریت ترمیمی قانون سے سکھ برادری کے لوگوں کو بڑا فائدہ ہندوستانی شہریت کے طور پر ملے گا۔ 1947 میں مغربی پاکستان سے آئے سکھ پناہ گزینوں کو رہائیشی سرٹیفکیٹ جاری۔
- سکھ گرودوارہ (ترمیمی) قانون 2016 میں بہتری کر کے شرومنی گرودوارہ پربندھک کمیٹی کے انتخابات میں حصہ داری کرنے کے ان کے مطالبہ کو پورا کرنے کا انتظام کیا۔
- مودی سرکار نے ستمبر 2020 میں سچ کھنڈ شری ہرمندر صاحب، شری دربار صاحب، پنجاب کے رجسٹریشن کو منظوری دی۔ اب ہرمندر صاحب میں ایف سی آر اے، 2010 کے التزامات کے حساب سے غیر ملکی عطیہ حاصل کیا جا سکے گا۔ عالمی سکھ سنگت کو سیوا میں شامل ہونے کا موقع دیا۔

جلیاں والا باغ قتل عام کے 100 سال پورے ہونے پر 27 لاکھ سے زیادہ سکھ نوجوانوں اور طلبہ کو خود روزگار اور وظیفے کا فائدہ۔

- 'سیوا بھوج یوجنا' کے تحت مالی تعاون سے لنگر کی روایت بھوکے اور ضرورت مند کو کھانا اور دیکھ بھال کے لیے لنگر کے سامان پر لگنے والا جی ایس ٹی معاف۔ اس سے مرکزی جی ایس ٹی اور آئی جی ایس ٹی کا 325 کروڑ روپیہ لوٹایا جائے گا جس سے یومیہ تقریباً 1 کروڑ لوگ مفت کھانا پا سکیں گے۔ ●

رفتار بھرنے لگی زندگی راہ پر لوٹنے لگی معیشت

جی ڈی پی کی گراوٹ کو اوپر لایا جاسکتا ہے، لیکن انسانی زندگی ہی چلی جائے تو اسے واپس نہیں لایا جا سکتا۔ اسی اصول کے ساتھ وزیر اعظم نریندر مودی نے 'جان ہے تو جہان ہے' کی سوچ کے ساتھ لاک ڈاؤن جیسا سخت فیصلہ لیکر وبائی امراض سے لڑنے کا مکمل ڈھانچہ کھڑا کیا۔ پھر 'جان بھی جہان بھی' کی پالیسی کے ساتھ ملک کو اَن لاک کی سمت میں لے جانے کے ایسے کارگر طریقوں پر کام شروع کیا کہ بھارت کے عوام نے ایک نئے معمول (نیو نارمل) کے نظام اور ڈجیٹل لین دین کے طور طریقے کو نہ صرف اپنایا، بلکہ اپنی حفاظت کے ساتھ آتم نربھر بھارت ابھیان کو ایسی رفتار دی کہ اقتصادیات عام سطح کی جانب بڑھتے ہوئے 'وی سائز' میں ریکوری کے ساتھ ایک بار پھر رفتار بھرنے کو ہے تیار...

اکثر اتنی بڑی آفت میں سخت فیصلہ لینا کسی بھی سرکار کے لیے آسان نہیں ہوتا ہے۔ وہ بھی تب، جب کورونا جیسے وبائی مرض کے پھیلنے کو ہندوستان کے حوالے سے دنیا کے لیے خطرناک تصویر کے طور پر دکھایا جا رہا ہو۔لیکن چیلنجز سے مقابلہ کرنے کی وزیر اعظم نریندر مودی کی عادت اور سخت سے سخت فیصلے لینے کی ان کی قوتِ ارادی نے انہیں چنوتی کو موقع میں بدلنے کے قابل بنایا، جس کی وجہ سے کورونا جیسے عالمی وبائی امراض نے بھارت میں کم اثر دکھایا تو اب ملک کی اقتصادیات بھی وبائی مرض سے پہلے کی حالت میں لوٹتی دکھائی دے رہی ہے، جسے اقتصادی اصطلاح میں 'گرین شوٹس' کہا جاتا ہے۔ اب امیدوں کا بیج پھوٹنے لگا ہے تو اس کی وجہ وقت رہتے انسانی زندگی کو بچانے اور اقتصادیات کو مضبوطی فراہم کرنے کی مرکزی حکومت کی تیاری تھی۔

پہلے سخت لاک ڈاؤن نے ملک کی زندگی کے لیے اقتصادی رفتار کا پہیہ روک دیا، تو بعد کے لاک ڈاؤن اور اب اَن لاک انڈیا کی تصویر اچھے اشارے دے رہی ہے۔ اس مالی سال کی پہلی سہ ماہی میں جی ڈی پی شرح ترقی 23.9- فیصد تک گر گئی تھی۔ ماہرین کا اندازہ تھا کہ دوسری سہ ماہی میں یہ گراوٹ 12- فیصد تک کی رہے گی۔ حالانکہ امید سے آگے بڑھ کر دوسری سہ ماہی میں یہ 7.5- فیصد رہی ہے۔ دوسری سہ ماہی کے دوران اقتصادیات کو رفتار دینے میں زراعت، صنعت اور مینوفیکچرنگ سیکٹر کے ساتھ اسٹیل، سیمنٹ اور سروس سیکٹر کا اہم تعاون رہا ہے۔ خصوصی اقتصادی صلاح کار کے وی سبرامنیم کی مانیں تو مالی سال کی آخری سہ ماہی تک جی ڈی پی شرح ترقی پھر مثبت اعداد و شمار پر آ جائے گی۔ وزارت مالیات کے ذریعہ جاری اکتوبر اور نومبر ماہ کی اقتصادی جائزہ رپورٹ میں ہر شعبہ کی پیش رفت کا گہرائی سے مطالعہ کیا جائے تو اقتصادیات 'وی سائز' میں ریکوری کے ساتھ پٹری پر لوٹنے لگی ہے۔ نومبر تک کے اشاریوں - خاص طور سے خریف پیداوار اور بجلی کی کھپت میں اضافہ، ریل کا کرایہ، آٹو کی فروخت، گاڑیوں کا رجسٹریشن، شاہراہوں پر ٹول ٹیکس کی وصولی، ای - وے بل، پیٹرولیم مصنوعات کی کھپت، جی ایس ٹی کی وصولی اور ریکارڈ تعداد میں ڈیجیٹل لین دین اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ مینوفیکچرنگ خرید کے انتظام کا اشاریہ اکتوبر میں 58.9 اور نومبر میں 56.3 رہا، جو ایک دہائی میں سب سے مضبوط اصلاحات کی جانب اشارہ کرتا ہے۔

مینوفیکچرنگ پرچیزنگ منیجرز انڈیکس اکتوبر میں بڑھ کر 58.9 تک پہنچ گیا تھا۔ نومبر میں یہ 56.3 رہا ہے۔ پی ایم آئی پر 50 سے اوپر کے اعداد و شمار میں اضافہ، جبکہ اس سے نیچے کے اعداد و شمار سکڑنے کو دکھاتے ہیں۔ نومبر میں اس میں کمی کے باوجود مینوفیکچرنگ سیکٹر میں مضبوطی بنی ہوئی ہے۔

مثبت اعداد و شمار میں شرح ترقی کا تخمینہ

شعبہ	مالی سال 20-2019		مالی سال 21-2020	
	پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی
زراعت	3	3.5	3.4	3.4
مینوفیکچرنگ	3	-0.6	-39.3	0.6
بجلی/گیس	8.8	3.9	-7	4.4
کنسٹرکشن	5.2	2.6	-50.3	-8.6
سیاحت	3.5	4.1	-47	-15.6

(اعداد و شمار فیصد میں)

جی ایس ٹی کی وصولی لگاتار دوسرے مہینے ایک لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ رہی ہے۔ نومبر میں یہ اعداد و شمار 104963 کروڑ روپے رہی، اس میں سالانہ بنیاد پر 1.4 فیصد اضافہ ہوا۔

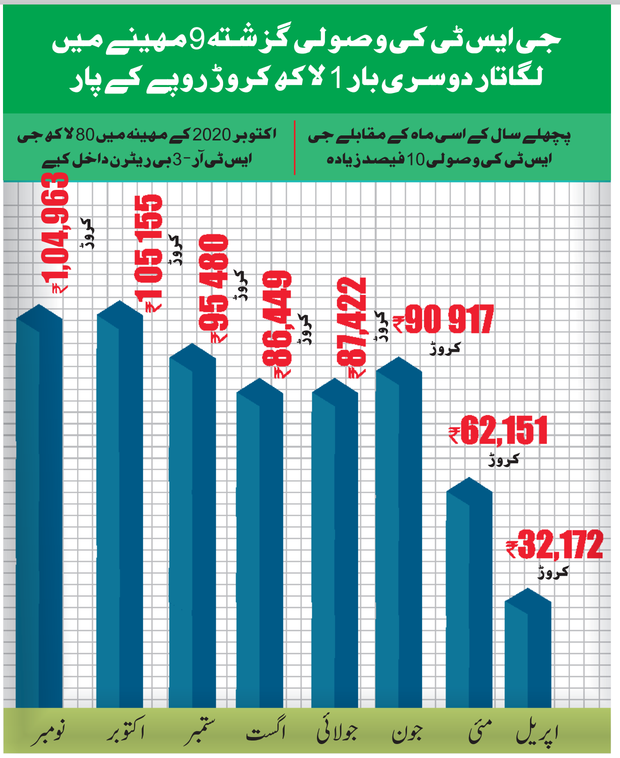

آئی ایم ایف کے مطابق آتم نر بھر بھارت ابھیان کے تحت تین مراحل میں دیے گئے 29 لاکھ 87 ہزار کروڑ روپے کے اقتصادی پیکج نے ہندوستانی اقتصادیات کو سہارا دیا۔ یہ پیکج بھارت کی جی ڈی پی کا 15 فیصد ہے۔

سروسز سیکٹر کا پی ایم آئی اکتوبر میں بڑھ کر 1.54 پر پہنچ گیا۔ نومبر ماہ میں یہ 7.53 پر رہا۔ اکتوبر کے مقابلے نومبر ماہ میں اس میں معمولی کمی آئی، لیکن یہ لگاتار دوسرے ماہ مضبوط اضافہ کو ظاہر کرتا ہے۔ اصلاحات کا ہی نتیجہ ہے کہ عالمی سرمایہ کار بھارت کے اقتصادی امکانات کو لیکر پر جوش ہوئے اور اپریل- اگست 2020 کے دوران ایف ڈی آئی فلو 35 بلین امریکی ڈالر کے پار ہو گیا، جو کہ مالی سال کے پہلے پانچ مہینوں میں سب سے زیادہ ہے۔ اکتوبر میں اصلی ایف ڈی آئی فلو مضبوط ہونے سے غیر ملکی کرنسی کے ذخیرہ کو ضروری بنیاد ملی، جو اب آدھا ٹریلین ڈالر سے زیادہ ہو گیا ہے۔ اقتصادیات میں بہتری کے اشاروں کو اس کی اہم بنیادوں سے سمجھا جا سکتا ہے، جہاں مالیاتی اشاریوں سمیت زراعت، مینوفیکچرنگ اور سروس سیکٹر میں اعداد و شمار راہ پر لوٹتی اقتصادیات کی کہانی بیان کر رہے ہیں۔

سب سے تیزی سے بڑھتی اقتصادیات بنا رہے گا بھارت

کورونا کے دور میں اقتصادیات میں ترقی کی شرح منفی زمرہ میں 9.23- فیصد تک جا پہنچی۔ لوگوں نے سوال اٹھانے شروع کر دیے۔ لیکن اس کے باوجود مرکزی حکومت کی مستحکم سوچ اور عزم کا نتیجہ ہے کہ اقتصادیات اب امید سے بھی زیادہ تیز رفتار سے سبقت حاصل کر رہی ہے۔ اب بین الاقوامی ادارے اور ماہرین اقتصادیات بھی اسے مان رہے ہیں۔ موڈیز نے سال 2021 کے لیے بھارت کی اقتصادیات میں ترقی کا اندازہ 1.8 فیصد سے بڑھا کر 6.8 فیصد کر دیا ہے۔ گولڈ مین سچز اور بارکلیز نے بھی اپنے تخمینہ کو بہتر کیا ہے۔ عالمی سطح پر تخمینہ لگانے والی کمپنی آکسفورڈ اِکنامکس کی ایک رپورٹ کے مطابق، ہندوستانی اقتصادیات امید سے زیادہ تیزی سے آگے بڑھ رہی ہے۔ بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) نے عالمی اقتصادی منظر نامہ پر

اپنی تازہ رپورٹ میں بھارت کو سب سے تیزی سے بڑھنے والی اقتصادیات بتایا ہے۔ آئی ایم ایف کے مطابق، سال 2021 میں بھارتی معیشت کی شرح نمو 8.8 فیصد رہ سکتی ہے یہ پوری دنیا میں سب سے زیادہ ہے۔

اکتوبر میں سب سے زیادہ ای-وے بل بنے

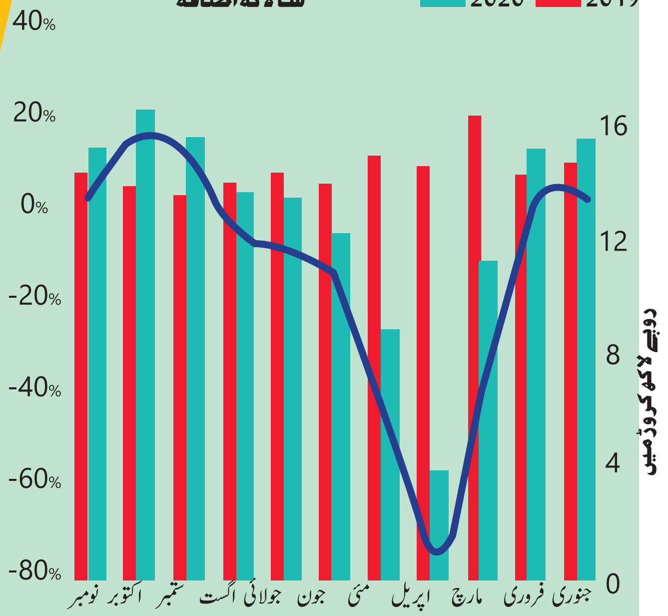

جب سے ای-وے بل نظام شروع ہوا ہے تب سے ماہانہ تجزیہ کی جائے تو اکتوبر 2020 میں ابھی تک کے سب سے زیادہ ای-وے بل بنے ہیں۔ نومبر میں اس میں کمی آئی ہے، لیکن نومبر 2019 کے مقابلے یہ اب بھی زیادہ ہے۔

آٹو موبائل کی فروخت میں بہتری

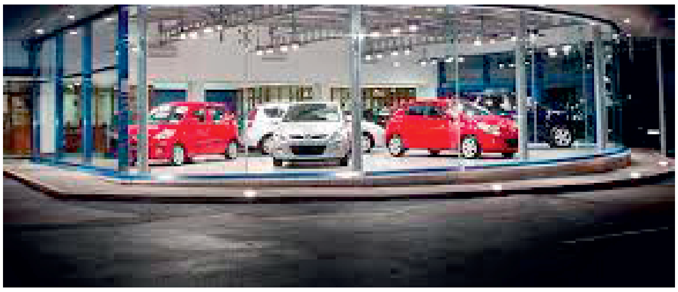

- اس سال اکتوبر کے مہینے میں دو پہیہ، تین پہیہ، چار پہیہ گاڑیوں کو ملا کر کل 153,30,28 یونٹ کی مینوفیکچرنگ ہوئی۔ جبکہ گزشتہ سال اکتوبر کے مہینے 479,86,20 کی مینوفیکچرنگ ہوئی تھی۔
- گزشتہ سال اکتوبر کے مقابلے اس سال اکتوبر کے مہینے میں مسافر گاڑیوں کی فروخت میں 14.19 فیصد کا اضافہ ہوا۔
- اکتوبر 2019 کے مقابلے اکتوبر 2020 میں دو پہیہ گاڑیوں کی فروخت میں 16.88 فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔

بہت کم فروختگی سے پریشان آٹو موبائل سیکٹر میں تیزی سے اضافہ درج ہوا ہے۔ اکتوبر مہینے میں تہواری سیزن کے درمیان گاڑیوں کی زبردست اضافہ درج کیا گیا۔ یہ گذشتہ سال اکتوبر ماہ میں ہوئی فروختگی سے زیادہ ہے۔

طے شدہ حکمت عملی سے بڑھتے گئے قدم

ہر کام کو ایک حکمت عملی کے تحت زمین پر عمل میں لانے کی وزیر اعظم کی فکر کا ہی نتیجہ ہے کہ کورونا بحران سے نمٹنے میں انھوں نے جو سخت قدم اٹھائے تو وبائی مرض سے نمٹنے میں ہندوستان دنیا کے لئے ایک نظیر بن گیا۔ ملک میں پہلا لاک ڈاؤن 25 مارچ کو نافذ کیا گیا اور اگلے ہی دن 26 مارچ کو گاؤں-غریب-کسان کی فکر کرتے ہوئے 1.70 لاکھ کروڑ روپے کی وزیر اعظم غریب کلیان اسکیم کا اعلان کیا۔ اتنا ہی نہیں 12 مئی کو انھوں نے 20 لاکھ کروڑ سے زیادہ کے معاشی پیکج کا اعلان کیا تو اس کی بھی مکمل تیاری لاک ڈاؤن کے دوران ہی کر لی تھی۔ اس اعلان سے قبل صنعتی دنیا کو اعتماد میں لینا ہو یا پھر دوا کمپنی، معالجین، سماجی تنظیموں، زراعت، توانائی، تعلیم، آئی ٹی اور تمام سیکٹروں سے جڑے لوگوں کے ساتھ ورچول میٹنگیں کیں۔ وزیر اعظم مودی نے پارٹی ترجیحات سے ہٹ قومی مفاد کو فوقیت دیتے ہوئے سبھی ریاستوں کے وزرائے اعلیٰ کو بھی مسلسل اعتماد میں لیا۔ حکومت نے نہ صرف لوگوں کے ہاتھوں میں پیسہ پہنچایا، بلکہ اس کے خرچ کیلئے ضروری پیداوار اور بڑے ڈھانچہ جاتی اصلاحات پر بھی زور دیا۔ ایسے میں معیشت کو مضبوط کرنے کیلئے اولین ترجیحات میں رکھتے ہوئے وزیر اعظم نے پانچ اصول -قوت ارادی، جامع سوچ، سرمایہ کاری، انفراسٹرکچر اور نئے طریقہ کار کی جستجو کے ذریعے خود انحصاری کا ہدف رکھا۔ اس کے لئے سرکار نے ''لینڈ لیبر، لکوڈیٹی اور لاء'' سبھی پر یکساں زور دیا۔

وزیر اعظم کے اعلان کے بعد جن پانچ مرحلوں میں مرکزی وزیر خزانہ نرملا سیتا رمن نے پیکج کا اعلان کیا، وہ بھی ایک حکمت عملی تھی۔ پہلے ہی دن ہندوستانی معیشت کی ریڑھ مانیجا نے والے ایم ایس ایم ای سیکٹر میں اصلاحات کے ساتھ مضبوطی کے ذریعے پیداوار اور سپلائی پر زور دیا تو وہیں دوسرے دن کسان، مزدور، ریہڑی پٹری، روزگار کے مواقع، رہائش جیسی پہل کا اعلان کیا گیا۔ تیسرے دن زرعی پیداوار اور مال مویشی کا خیال رکھا گیا تو چوتھے دن ملک کے بنیادی ڈھانچے کو تیز رفتار دینے کی پہل ہوئی، جبکہ آخری دن دیہی، صحت کے شعبے میں

ای پی ایف او کے رجسٹریشن میں تیزی

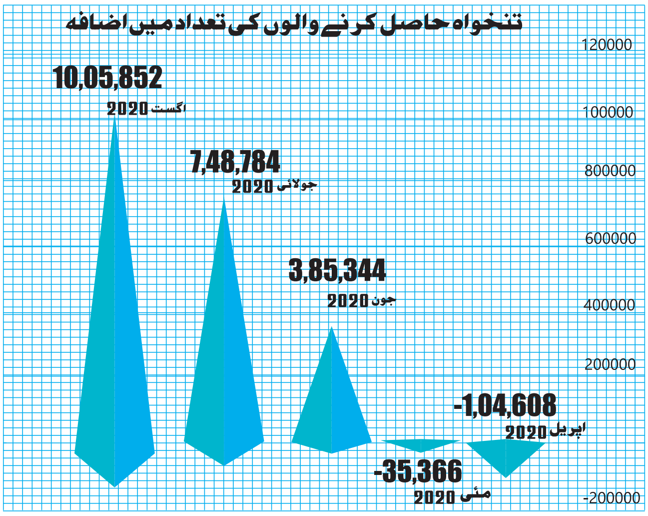

پرووِیڈنٹ فنڈ آرگنائزیشن (ای پی ایف او) میں اگست مہینے کے دوران نئے رجسٹریزن کرنے والوں کا اعداد و شمار 10.05 لاکھ ہوا۔ یہ اعداد و شمار سبھی نئے کھاتوں کا ہے۔ اس سے خارج ہونے والوں میں 50 فیصد کی کمی آئی ہے۔ سال 2020 کے ہر ماہ میں اوسطاً 7 لاکھ ملازمین کے نئے کھاتے کھلے ہیں۔

اب تک کا سب سے کم تجارتی خسارہ

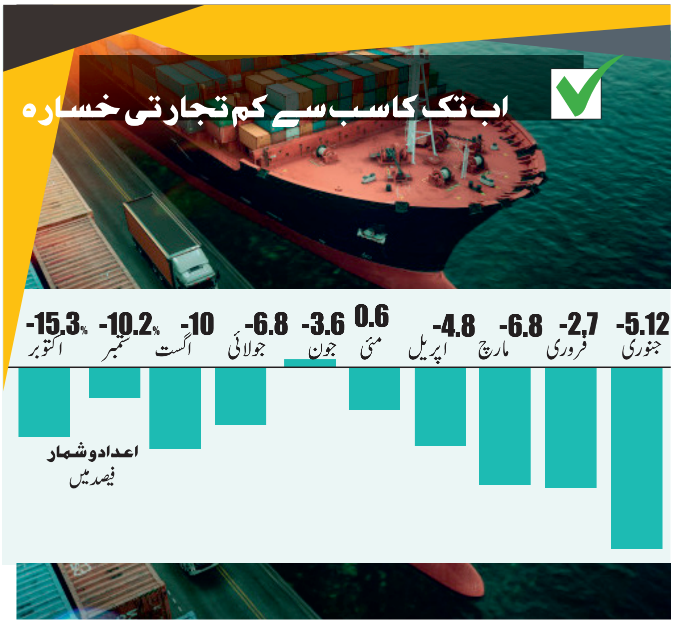

خود انحصاری مہم کے تحت حکومت نے ملک میں پیداوار کی حوصلہ افزائی کی۔ درآمد میں کمی کر کے برآمدات میں اضافہ کی گیا۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ تجارتی خسارے میں کمی آئی ہے۔

صنعتی سرگرمیاں معمول پر آنے اور زراعت، بجلی جیسے عوامی افادیت کے شعبوں میں مثبت اضافے سے تیسری سے چوتھی سہ ماہی تک ملک کی جی ڈی پی کی شرح نمو پھر سے مثبت اعداد و شمار میں ہوگی۔

کورونا کے بعد تبدیل صورتحال پر غور کرتے ہوئے اس کی تبدیلی کی فکر کی گئی۔ یعنی وزیر اعظم مودی نے 'آتم نربھرتا' یعنی خود انحصاری کا ہدف حاصل کرنے کے لئے سبھی شعبوں کا خاکہ پہلے ہی سے تیار کرلیا تھا۔ زمین پر عوام کی تو زمین کے نیچے معدنی وسائل، پانی، جنگل اور فضائی پرواز تک یعنی ہر شعبے کے مستقبل کا خاکہ پہلے ہی تیار کیا جا چکا تھا۔ ان اصلاحات کیلئے وزیر اعظم مودی نے کوئی اچانک یا جلد بازی میں فیصلہ نہیں کیا تھا بلکہ طویل مدتی فکر کے تحت فوری قدم اٹھانے شروع کر دیئے تھے اور انہیں عملی جامہ پہنایا گیا۔ غریبوں کو اناج، لوگوں کے جن دھن کھاتوں میں رقم بھیجنا، کسانوں کو سمّان ندھی کی قسط وقت سے پہلے بھیجنا، گاؤں میں ہی مہاجر مزدوروں کو روزگار فراہم کئے جانے کی پہل اور جی ایس ٹی کی ادائیگیوں سے بھی یہ اشارے ملے ہیں کہ معیشت کا پہیہ تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے۔

مینوفیکچرنگ سیکٹر بن رہا ترقی کا انجن

ہندوستانی معیشت کے اہم انجنوں میں سے ایک، مینوفیکچرنگ سیکٹر ہے جس میں ملک کی ترقی میں اضافہ کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔ جی ڈی پی میں 15 فیصد کا تعاون اور ملک کے برسرروزگار طبقے میں 12 فیصد کی حصہ داری والا یہ شعبہ تقریباً 250 صنعتوں پر کئی گنا اثر ڈالتا ہے۔ خود انحصار ہندوستان کی سمت میں حکومت نے ملک کو مینوفیکچرنگ ہب بنانے کیلئے اہم اقدامات کرتے ہوئے پیداوار کے 10 سیکٹروں کے لئے تقریباً ڈیڑھ لاکھ کروڑ روپے پروڈکشن لنکڈ مراعات یافتہ اسکیم (پی ایل آئی) کا آغاز کیا ہے۔ اس کا مقصد مقامی پیداوار کرنے والوں کو گھریلو ہی نہیں بلکہ عالمی چمپئن بننے کے لئے تیار کرنا اور سرمایہ کاری کے لئے ہندوستان کو پسندیدہ جگہ بنانا ہے۔ خود انحصاری مہم کے تحت حکومت کی اس پہل کا صنعتی دنیا بھی کھلے ذہن سے استقبال کر رہی ہے۔ فیڈریشن آف انڈین چیمبرس نے بھی مرکزی حکومت کی اس پہل کا خیر مقدم کیا ہے۔

صنعتی دنیا کی آمدنی امید سے بہتر

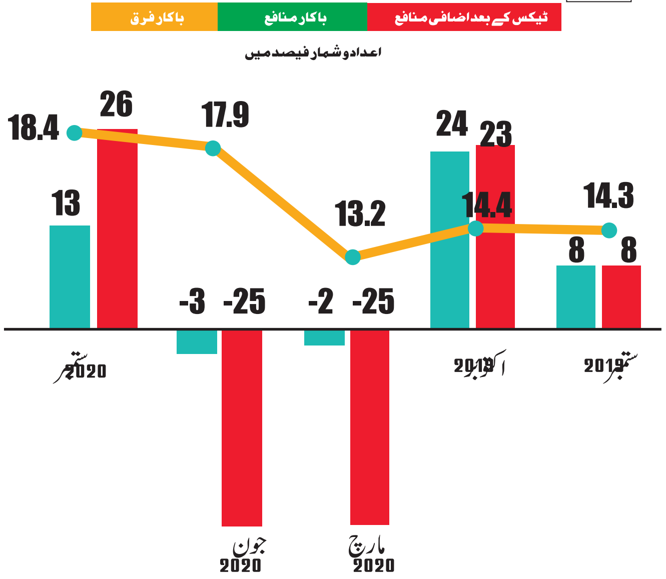

ہندوستانی کمپنیوں کے منافع میں 26 فیصدی کا اضافہ ہوا ہے جبکہ اس میں 1.2- فیصد کی گراوٹ کا اندازہ تھا۔ آٹوموبائل کے ساتھ آئی ٹی، دوا اور سیمنٹ کمپنیوں کے منافع میں زبردست اضافہ درج کیا گیا ہے۔

زرمبادلہ کے ذخائر ریکارڈ بلندی پر

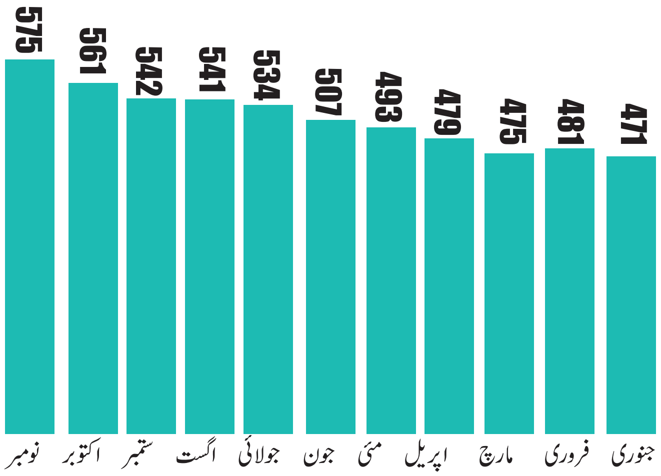

20 نومبر کو ختم ہوئے ہفتہ میں زرمبادلہ کے ذخائر بڑھ کر 29.575 ارب ڈالر ہو گیا ہے۔ یہ اب تک کی سب سے بلند سطح ہے۔ اس ہفتے سونے کے ذخائر میں 328.1 ارب ڈالر کا اضافہ درج ہوا اور یہ 587.37 ارب ڈالر قدر کا ہو گیا۔

زراعت کے شعبے میں مسلسل اضافہ

- زراعت ہندوستانی معیشت کی بنیاد ہے۔ کورونا کے دور میں اس شعبے میں اضافہ درج کیا گیا ہے۔ مالی سال 21-2020 کی پہلی ششماہی میں ہی زراعت پیداوار کی برآمد میں 43.4 فیصد کا اضافہ درج کی گیا ہے۔
- یہی نہیں ملک میں اناج کی پیداوار اس سال 298 ملین ٹن ہونے کا اندازہ ہے جو 19-2018 کے 285.21 ملین ٹن اور پچھلے سال کے 291.95 ملین ٹن سے زیادہ ہے۔
- مالی سال 21-2020 کی پہلی دو سہ ماہی میں زراعت کے شعبے میں شرح نمو 3.4 فیصد درج کی گئی ہے۔

غیر ملکی سرمایہ کاری میں ریکارڈ اضافہ

- کورونا بحران کے باوجود 21-2020 کے اپریل تا اگست میں ملک میں 27.1 ارب ڈالر کی براہ راست سرمایہ کاری ہوئی ہے۔ یہ 20-2019 کی اسی مدت میں ہوئی 23.35 ارب ڈالر کی سرمایہ کاری سے 16 فیصد زیادہ ہے۔
- تجارت وصنعت وزارت کے مطابق اس مدت میں دوبارہ سرمایہ کاری میں کل ایف ڈی آئی 13 فیصد بڑھ کر 35.73 ارب ڈالر رہی، جبکہ مالی سال 20-2019 کے پہلے پانچ مہینوں میں یہ 60.31 ارب ڈالر تھی۔
- 2008 تا 14 میں 37.231 ارب ڈالر کے مقابلے 2014 تا 20 میں کل ایف ڈی آئی بہاؤ میں 55 فیصد کا اضافہ۔

صفر سے بلندی تک

اس میں شاید ہی کسی کو شک ہوگا کہ صحیح وقت میں لئے گئے فیصلوں سے ملک میں نہ صرف کورونا انفیکشن کو کنٹرول کرنے میں بہت مدد کی ہے، بلکہ معیشت کو بھی رفتار مل رہی ہے۔ یہ ہندوستان کے لئے سب سے بڑی نہ صرف کامیابی بلکہ ملک کیسے خود انحصار بن سکتا ہے اس کی سب سے بڑی مثال پی پی ای کٹ کی مینوفیکچرنگ ہے۔ پہلے یہ ہندوستان میں تیار نہیں کی جاتی تھیں، لیکن کورونا کے چیلنج میں ہندوستان، دنیا میں پی پی ای کٹ کا دوسرا سب سے بڑا مینوفیکچر ملک بن گیا ہے۔ اس سے پہلے 2016 میں نوٹ بندی جیسے تاریخ قدم سے معیشت کو جس طرح سے کیش لیس بنانے کی پہل ہوئی، اس کا فائدہ اب مل رہا ہے۔ ملک کو ڈیجیٹل معیشت کی جانب لے جانے کی پہل کا ہی نتیجہ ہے کہ کورونا کے دور میں ڈیجیٹل لین دین ریکارڈ سطح پر پہنچا۔ یہ اس بات کا اشارہ ہے کہ ڈیجیٹل ثقافت کو لوگ قبول

ڈیجیٹل معیشت

ایمانداری-شفافیت کی ثقافت کا فروغ

معیشت کے شعبے میں چار سال پہلے لیا گیا تاریخی اور انقلابی فیصلہ—نوٹ بندی اب ملک کی ترقی کی بنیاد ثابت ہو رہا ہے اور کالے دھن پر فیصلہ کن حملے نے معاشی شفافیت کو دکھائی نئی راہ

● یہ سبھی فون پر کام کرتا ہے۔ 189 بینک اب اس سے منسلک ہیں۔ 24 گھنٹے خدمت دستیاب ● 20 زبانوں میں دستیاب۔ سبھی کیو آر کوڈ پر کام کرتا ہے۔ 10 سے زیادہ بینک ایک ساتھ منسلک کر سکتے ہیں۔

ہندوستان کو کیش لیس معیشت بنانے کے لئے 8 نومبر 2016 کو لیا گیا نوٹ بندی یعنی ڈی مونیٹائزیشن کا فیصلہ نہ صرف ملک کی ترقی کی بنیاد ثابت ہوا ہے بلکہ کالے دھن کو کم کرنے اور شفافیت لانے میں انقلابی قدم ثابت ہو رہا ہے۔ اس فیصلے کا ہی اثر تھا کہ تقریباً سوا لاکھ کروڑ روپے سے بھی زیادہ کا کالا دھن پکڑا گیا۔ کالا دھن جو چھپا ہوا تھا اسے مرکزی دھارے میں شامل ہونا پڑا۔ اس فیصلے کا ہی اثر تھا کہ صاف ستھری معیشت کی سمت میں حکومت نے قدم بڑھایا اور منظم شعبے میں غریبوں، مزدوروں کے لئے بہتر مواقع پیدا ہوئے ملک میں ٹیکس ادا کرنے والوں کی تعداد بڑھی تو اس کا فائدہ ہوا کہ لوگوں کو سستے قرض جیسے کئی فوائد ملنے شروع ہوئے۔ نوٹ بندی کے بعد حکومت نے بھیم ایپ کو ڈیجیٹل لین دین کی بنیاد بنایا، جس کا نتیجہ ہے کہ ملک آج ڈیجیٹل لین دین کی تہذیب کا حصہ بن رہا ہے۔ کورونا کے دور میں جس طرح سے ڈیجیٹل لین دین اپنی ریکارڈ سطح پر پہنچا ہے، اس سے صاف ہے کہ 4 سال پہلے رکھی گئی بنیاد اب مضبوط عمارت کی شکل لے رہی ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی کہتے ہیں کہ ''پوری دنیا کیش لیس سماج کی جانب گامزن ہے۔ الیکٹرانک نظام کے ذریعہ روپے حاصل بھی کر سکتے ہیں اور روپے دے بھی سکتے ہیں۔ چیزیں خرید سکتے ہیں، بل کی ادائیگی کر سکتے ہیں۔ ابتدا مشکل ہو سکتی ہے، لیکن ایک بار عادت لگ گئی تو نظام آسان ہو جائے گا۔

دھن دھنا دھن: بھیم فون میں تو بینک آپ کی جیب میں

ہر فون کے لئے بھیم ایپ نئے زمانے ک نیا دھن بن کر سامنے آیا ہے۔ اگر آپ کے فون میں بھیم ایپ موجود ھے تو یہ مان کر چلئے کہ بینک اور کیش ھی نہیں، زمانہ آپ کی جیب میں ھے۔ ڈیجیٹل لین دین کورونا دور میں کس قدر بڑھا ھے اس پر وزیر اعظم نے لال قلعہ کی فصیل سے جولائی کے مہینے میں بھیم ایپ کے ذریعے 3 لاکھ کروڑ روپے کے لین دین کا ذکر کیا تھا۔ اس نومبر کے مہینے میں بھیم ایپ کے ذریعے 3 لاکھ 90 ہزار کروڑ روپے کا لین دین ہوا ھے۔ نیشنل پیمنٹ کارپوریشن آف انڈیا (این پی سی آئی) کے اعدادو شمار کے مطابق یو پی آئی اور بھیم ایپ کے ذریعے ریکارڈ 221 کروڑ سے زیادہ کے لین دین ہو

کر رہے ہیں (پڑھیں باکس)

آفت میں مواقع دریافت کرنا اور چیلنجوں سے نمٹنا وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت کی خاصیت رہی ہے یہی وجہ ہے کہ حکومت نے کورونا جیسی عالمی وبا سے نمٹنے کے لئے ایسا ڈھانچہ تیار کیا کہ ملک اس لاک ڈاؤن میں گھروں میں بند ہوا، لیکن رُکا نہیں۔ وزیر اعظم مودی کہتے ہیں ''ہم اگر ٹھان لیں تو کوئی بھی نشانہ حاصل کرنا ناممکن نہیں، کوئی بھی راستہ مشکل نہیں ہے۔ آج تو چاہ بھی ہے اور راہ بھی ہے جس سے ہمیں ہندوستان کو آتم نربھر (خود انحصار) بنانا ہے۔'' یقینی طور پر ہندوستان کے پاس صرف وسائل اور صلاحیت ہی نہیں بلکہ دنیا کا بہترین ٹیلنٹ ہے جو اگر ایک بار ارادہ کر لے کہ ہم کر سکتے ہیں تو اسے ضرور پورا کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ تمام ملک اور ریٹنگ ایجنسیاں یہ کہنے کو مجبور ہیں کہ مستقبل میں ہندوستان کی معیشت نہ صرف کووڈ سے پہلے کی سطح پر واپس آئے گی، بلکہ دنیا کی سب سے تیز رفتار سے بڑھنے والی معیشت بنے گی۔

●●●

”سہ ماہی سے سہ ماہی نہیں، ہم طویل المدتی فکر کے ساتھ چل رہے ہیں، آخری سہ ماہی تک شرح نمو پھر پلس میں ہو گی“

کورونا وبائی مرض سے ملک کو بچانے میں حکومت نے جس طرح سے تیاری کی اور سخت سے سخت فیصلے لے کر لوگوں کی زندگیوں کا تحفظ کیا، اس کی تعریف آج دنیا کر رہی ہے۔ لیکن صرف کورونا سے بچاؤ کافی نہیں، ملک کی زوال پذیر معیشت کو بھی بلندیوں کی جانب لے جانے کا ایسا خاکہ تیار کیا گیا ہے کہ وبائی مرض کے اس دور میں معیشت نہ صرف واپس لوٹتی نظر آرہی ہے، بلکہ بڑی چھلانگ لگانے کے لئے تیار ہے۔ ایسے میں حکومت کی تیاریوں اور مستقبل کے روڈ میپ کے سلسلے میں نیو انڈیا سماچار کے صلاح کار اڈیٹر سنتوش کمار اور ونود کمار نے ملک کے چیف اقتصادی مشیر کے وی سبرامنیم سے بات چیت کی۔ پیش ہے اس بات چیت کے اقتباس:

س وزیر اعظم نے پہلے کہا ’جان ہے تو جہان ہے‘ اور پھر ’جان بھی جہان بھی‘ کی بات کی۔ آخر کس طرح سے حکومت کی تیاری تھی کہ نئی امید کی جانب ملک کو لے جا رہے ہیں؟

ج مارچ میں جب کورونا کے معاملے باقی ممالک میں بڑھنے لگے تو ہم نے 102 سال پہلے پھیلی اسپینش فلو وبا پر کی گئی ریسرچ کا مطالعہ کیا۔ اس میں یہ بات سامنے آئی کہ جن مقامات پر اس وبا کے وقت لاک ڈاؤن بہتر طریقے سے نافذ ہوئے تھے اور اموات کی شرح کم تھی۔ وہاں طویل مدت میں معاشی بحالی زیادہ بہتر تھی۔ اس کا ہم نے عمیق تجزیہ کیا تو نتیجہ سامنے آیا کہ وبا سے نمٹنے میں لاک ڈاؤن معیشت کے لئے کچھ وقت کے لئے ہی نقصاندہ ہو سکتا ہے، لیکن طویل مدت میں لوگوں کی جان اور معیشت کے لئے بہتر ثابت ہوگا۔ اسی بنیادی اصول کو وزیر اعظم نے بہت صحیح طریقے سے پہلے کہا ’جان ہے تو جہان ہے‘ اور لوگوں کو احساس ہو گیا کہ اس پر ہمیں دھیان دینے کی ضرورت ہے۔ اس کے بعد ’جان بھی، جہان بھی‘ کا نعرہ دیا گیا۔ ایسے وقت میں زندگی کو ترجیح دینا ہمارا بنیادی اصول تھا۔ لہٰذا بڑی سختی سے لاک ڈاؤن کو نافذ کیا گیا۔ آکسفورڈ یونیورسٹی کے انڈیکس ثابت ہوتا ہے کہ ہندوستان کا لاک ڈاؤن برطانیہ کے مقابلے 15 فیصد زیادہ مضبوط تھا۔ برطانیہ کی جی ڈی پی میں تقریباً 20 فیصد کی کمی آئی تو 15 فیصد سخت لاک ڈاؤن کے باوجود ہندوستان میں تقریباً 23 فیصد گراوٹ درج ہوئی۔ لیکن جب ہم اَن لاک کی جانب بڑھے تو اچھی بازیابی ہوتی نظر آرہی ہے۔ مینوفیکچرنگ کے شعبے میں خاص طور پر بہتر بازیابی ہو رہی ہے۔ خدمات کے شعبے میں بھی اچھی بحالی ہو رہی ہے حالانکہ معاشرتی فاصلہ کے پروٹوکول کی وجہ سے یہ ابھی اتنا زیادہ نہیں ہے۔ لیکن باقی شعبوں میں اچھی صحتیابی ہے۔ ایسی صورت حال میں لوگوں کو سردیوں میں کورونا سے تحفظ کے لئے احتیاط کرنی ہوگی کیونکہ معیشت پر اثر وبائی مرض کی وجہ سے ہی ہے۔

س معیشت ایک پیچیدہ اصطلاح ہے۔ ایک عام آدمی جس کا

س اقتصادیات کے تکنیکی الفاظ کا کوئی خاص تعلق نہیں رہتا، کیسے اسے آسان الفاظ میں سمجھا سکتے ہیں۔؟

ج اس سال کے اقتصادی سروے میں ہم نے بتایا تھا تھالینومکس کے بارے میں ۔ جیسے مہنگائی کی شرح سے تھالی کی شرح میں جو اضافہ ہوا ہے، اس سے اس کو آسانی سے سمجھا جاسکتا ہے اسی طرح روزگار کی بات کرتے ہیں تو کتنے لوگوں کو روزگار حاصل ہوا۔ فرض کیجئے کہ اس مہینے آپ نے کچھ کام کیا اور آپ کو ملنے والی تنخواہ کو جوڑ دیں تو کل ملا کر جتنی سرگرمیاں ہوتی ہیں اسے جی ڈی پی میں شمار کیا جاتا ہے۔ اس میں کتنا اضافہ ہوا یا کمی ہوئی ہے اسے دیکھا جاتا ہے۔ یہی دو تین چیزیں ہیں جو عام آدمی کے لئے اہم ہوتی ہیں ۔

س اقتصادی اصلاحات اور ملک کو اپنے پیروں پر کھڑا کرنے کے وزیر اعظم مودی کے عزم کو جس طرح سے صنعتی دنیا اور دیگر سیکٹروں نے تعریف کی ہے، اس کی بڑی وجہ کیا نظر آتی ہے؟

ج کورونا وبا شروع ہوئی تو ہم نے ایک اہم بات محسوس کی کہ اس وبا کی وجہ سے معیشت پر جو اثر پڑنے والا ہے وہ پرانی وبا کے اثر سے مختلف ہے۔ کووڈ وبا مانگ پر منفی اثر ڈالنے والی تھی۔ اس لئے ہمیں اس بات کی تشویش تھی کہ کووڈ کا اثر ملک کی معیشت پر طویل مدت تک پڑ سکتا ہے۔ ہم نے اس طرح تیاری کی کہ طویل مدت تک یہ معیشت پر اثر انداز نہ ہو۔ ہم نے کوئی شعبوں میں اصلاحات کے سلسلے میں بڑی پہل کی ۔مثلاً محنت اصلاحات، زرعی اصلاحات، ایم ایس ایم ای کی تعریف میں تبدیلی کرنا، پی ایل آئی سکیم لانا۔ ان اصلاحات سے بڑی حد تک ملکی معیشت کو باقاعدہ بنانے کی کوشش ہوئی۔ اگر آپ روزگار کے اعداد و شمار پر نظر ڈالیں تو 12-2011 میں مزدوروں کے تناسب میں 5 فیصد کی کٹوتی ہوئی اور 18-2017 میں 5 فیصد ملازمت پیشہ افراد میں اضافہ ہوا۔ یہ معیشت کی وضع قطع، طرز عمل کو منظم کرنے کا اشارہ ہے۔ اسی طرح شیل (فرضی) اکائیوں کی شناخت کرنا، انسالونسی اینڈ بینکرپسی کوڈ، ای ایس ٹی جیسی تمام پہل معیشت کو ایک ضابطے کے ڈھانچے میں لانے کی سمت میں اہم قدم تھے اس سے فائدہ یہ ہے کہ غیر منظم سیکٹر کے مقابلے منظم سیکٹر وبائی بحران کو جھیلنے میں زیادہ لچکدار ہوتے ہیں۔

س کورونا دور میں لاک ڈاؤن کے بعد معیشت میں جس رفتار کے ساتھ بہتری آرہی ہے، اس پر پہلے ہمیں کیا امید تھی؟

ج اس مہم میں دو تین پہلو اہم ہیں۔ ایک تو یہ کہ ہم آتم نربھر (خود کفیل) بنیں۔ جب کورونا وبا پھیلنا شروع ہوئی تھی تو ہندوستان میں پی پی ای کٹ کا مینوفیکچر نہیں ہوتا تھا لیکن کچھ ہی مہینوں میں ملک اس میں دنیا کا دوسرا سب سے بڑا مینوفیکچرر بن گیا۔ یہ اس بات کا اشارہ ہے کہ ملک میں وہ قابلیت ہے کہ جب جو چاہے وہ بنا سکیں۔ یہ بات سمجھنا ضروری ہے کہ خود انحصاری اہلیت و قابلیت پر مبنی ہے۔ کوئی بھی خاتون یا مرد قابلیت کے بغیر خود کفیل نہیں بن سکتا ہے۔ اسی طرح کوئی بھی کمپنی یا ملک اپنی قابلیت کے بغیر خود کفیل نہیں بن سکتا۔ قابلیت مقابلہ آرائی سے بنتی ہے۔ یہ اہم موضوع ہے، جسے ہمیں ذہن نشین رکھنا چاہئے ۔ خود کفیل ہندوستان کا مطالبہ ملک میں قابلیت بڑھانے کا ہی مطالبہ ہے۔ دوسرا پہلو یہ ہے کہ زیادہ تر بڑی کمپنیاں جس طرح سے مصنوعات اور

سوال / جواب

کورونا ابھی ختم نہیں ہوا ہے۔ ایسے میں یہ اصلاحات مسلسل جاری رہیں گی، اس میں مزید تیزی آئے گی یا پھر اب بھی دوبارہ گراوٹ کا کوئی امکان باقی ہے۔

دیکھئے میں رجائیت پسند ہوں۔ جو اعداد و شمار سامنے آرہے ہیں ان میں بازیابی بہتر ہو رہی ہے۔ لیکن ابھی سردیوں کا مہینہ ہے اور اس وقت ایسے معاملے بڑھتے ہیں۔ اس لئے میری درخواست ہے کہ زیادہ احتیاط برتیں، تاکہ معاملوں میں اضافہ نہ ہو۔ ایسا کر کے آپ اپنے ساتھ ملک کے مفاد میں بھی کام کریں گے۔

اگر ایک عیسوی سے 2000 عیسوی تک کی عالمی معیشت کی شکل دیکھیں تو 1750 سال تک ہندوستان اس کا قائد رہا ہے۔ یعنی اس دوران عالمی معیشت میں ہندوستان کا تعاون ایک تہائی سے زیادہ تھا۔ وہیں آج کی اقتصادی طاقت کے طور پر امریکہ کے تعاون پر نظر ڈالیں تو دنیا کی کل جی ڈی پی میں اس کا تعاون ہمیشہ 15 فیصد کے اندر ہی رہا ہے۔ اس لئے ہندوستان میں ایک بار پھر دنیا کو اقتصادی قیادت دینے کی اہلیت ہے۔

خدمات تیار کرتی ہیں وہ بالائی 20 سے 30 فیصد طبقے کے لئے ہی ہوتی ہیں۔ لیکن ایف ایم سی جی سیکٹر کے ذریعے ان مصنوعات کا مینوفیکچر ہوتا وہ ہر طبقے کے لئے ہوتا ہے۔ اسے آپ ایک مثال سے بھی سمجھ سکتے ہیں، جیسے سیمپو کے شیشے آپ ملک کے کسی بھی کونے میں خرید سکتے ہیں۔ ہماری پہل اسی طرح کی ہے تاکہ کوئی بھی کمپنی اپنے کسی بھی پروڈکٹ کو ملک کے سبھی لوگوں کی ضرورت کو دھیان میں رکھ کر مینوفیکچر کرے۔ یہاں 137 کروڑ لوگ رہتے ہیں، کمپنی یہاں مصنوعات بنائے ور یہیں فروخت کرے، ضرورت کے حساب سے اس کی برآمدات کرے۔ مصنوعات کو فروغ ملے گا تو روزگار میں بھی اضافہ ہوگا اور روزگار میں اضافہ ہوگا تو لوگوں کے پاس پیسہ بڑھے گا۔ اس سے سپلائی بڑھے گی اور ترقی کی شرح بھی بنی رہے گی۔

س کیا آئی یم ایف، ورلڈ اکانومک فورم کی رپورٹ یا پھر موڈیز کی ریٹنگ کی بحالی سے ہم سمجھ سکتے ہیں کہ معیشت کی تیز رفتاری صحیح سمت میں ہے؟

ج دیکھئے، ان لاک کے وقت ہم نے دیکھا کہ ریکوری بہتر ہو رہی ہے جس کی وجہ سے علیحدہ علیحدہ ایجنسیوں کی ریٹنگ میں یہ نظر آ رہا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ریٹنگ کئی مرتبہ فوری اعداد و شمار پر مبنی ہوتی ہے نہ کہ طویل مدت کے حساب سے۔ لیکن پھر بھی یہ ایک اچھی خبر ہے۔ ہندوستان طویل مدتی فکر کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہے۔ جو بھی اصلاحات ہوئی ہیں اس سے شرح نمو میں تیزی نظر آرہی ہے۔

”کورونا دور میں درمیانہ طبقہ بہت زیادہ متاثر ہوا ہے۔ اس لئے خود کفیل بھارت پیکج کا زور روزگار بڑھانے پر ہے اسی کے تحت ہم نے زراعت، مینوفیکچرنگ کے شعبے میں اصلاحات کیں۔ اس سے درمیانہ طبقہ مزید بڑا ہوگا، انکی صورتحال بھی بہتر ہوگی۔

سوال ر جواب

”نوٹ بندی کے بعد جس طرح سے ملک کی معیشت ڈیجیٹل اور کیش لیس کی سمت میں تیزی سے بڑھ رہی ہے، اس کو مستقبل کے ہندوستان کی اقتصادی بنیاد بھی کہہ سکتے ہیں۔ ایسے حوصلہ افزا فیصلے کے پیچھے حکومت کا مجموعی طور پر کیا نظریہ ہے؟

معیشت کو ایک ضابطے میں منظم بنانا اہم ہے، کیونکہ اس سے معیشت میں لچک پیدا ہوتی ہے۔ معیشت کا ڈیجیٹل ہونا کافی حد تک اس سیکٹر کو منظم بناتا ہے اور یہ قدم سیکٹر میں حرکت پیدا کرتا ہے۔ تکنیکی اصلاحات کو دیکھیں تو جیسے جن دھن- آدھار- موبائل ٹرینٹی کے ذریعے اہم پہل ہوئی ہیں۔ کورونا بحران نے یہ موقع فراہم کیا ہے کہ ہمیں ڈیجیٹل سرگرمیاں بڑھانی چاہئیں، کیونکہ ہم جو کام پہلے ذاتی طور پر کرتے تھے، وہ ورچوولی بھی کیا جاسکتا ہے۔

س وزیراعظم مودی جس 5 ٹریلین معیشت کا ہدف لے کر آگے بڑھ رہے ہیں، ایک عام آدمی کے لئے اس میں کیا ہے؟ وہ اسے کس طرح دیکھے؟

ج حکومت نے جو بھی اقدام کئے ہیں وہ ہدف کو پورا کرنے میں اہل ہیں۔ عام شہری ابھی صرف ضابطہ پر عمل کرے اور خاص طور پر کورونا پروٹوکول پر عمل کرے۔ کیونکہ کووڈ کا سیدھا اثر معیشت پر پڑتا ہے۔

س اس سال پہلی سہ ماہی میں جی ڈی پی کی شرح نمو 9.23- پر آچکی ہے۔ یہ پلس کے اعداد و شمار پر کب تک پہنچ سکتی ہے۔

ج دیکھئے، تیسری سہ ماہی یا چوتھی سہ ماہی میں میرا اندازہ ہے کہ پلس کے اعداد و شمار پر آسکتے ہیں۔

س منفی شرح نمو سے صرف زرعی شعبہ ہی اچھوتا رہا ہے۔ اس کی کیا وجہ رہی ہے؟

ج زرعی شعبے میں معاشرتی فاصلے کی وجہ سے اتنا اثر نہیں پڑتا ہے۔ لاک ڈاؤن کے باوجود حکومت نے ضروری اقدام کئے تھے۔ اس کے علاوہ دیہی علاقوں میں پھیلاپن زیادہ رہتا ہے۔ اس لئے زرعی شعبے نے ایک سہارا دیا ہے۔ ہم نے زرعی قوانین کے ذریعے ابھی جو اصلاحات کی ہیں وہ اہم ہیں۔ اس میں چھوٹے کسانوں کو نئے مواقع میسر ہوں گے۔ اس شعبے میں 45-40 فیصد لوگ کام کرتے ہیں۔ نئے مواقع پیدا کرنے اور اسے صنعت کی طرح ترقی دینے کی کوششوں کے تحت 1 لاکھ کروڑ روپے کے ایگری انفرا فنڈ سے رفتار دی جارہی ہے۔ اس سے روزگار پیدا کرنے کی صلاحیت زیادہ ہے۔ اس کے انفراسٹکچر میں کئی برسوں سے اتنا اضافہ نہیں ہوا ہے اس کے لئے اس فنڈ کا انتظام کیا گیا ہے۔

س ہم بھیم ایپ کے تناظر میں دیکھیں تو لوگوں کا اعتماد خاص طور پر کورونا دور میں ڈیجیٹل لین دین کی جانب بڑھتا نظر آرہا ہے۔ ایسے میں ڈیجیٹل ٹرانزکشن کلچر کو جس طرح سے ملک قبول کررہا ہے، اسے مزید بڑھانے کیلئے کیا روڈمیپ ہے؟

ج اس موضوع پر ہمیں دھیان دینا چاہئے کہ جب ہندوستان اور دنیا کے دیگر ممالک میں لاک ڈاؤن ہوا تو اس میں ایک فرق تھا۔ دنیا کے دیگر ملکوں میں جب عام لوگوں کو معاشی مدد دی گئی اور خاص طور سے امریکہ میں چیک کو ڈاک کے ذریعے بھیجا گیا، لوگوں نے اسے بینک میں جاکر جمع کرکے خرچ کیا، جبکہ ہندوستان میں صرف ایک کلک سے لوگوں کے بینک کھاتوں میں پیسہ پہنچ گیا، جس کا فائدہ یہ ہوا کہ لوگ گھر بیٹھے ہی ڈیجیٹل لین دین کرسکے۔ اس سے معاشرتی فاصلے پر عمل کرنا آسان ہوا۔ اگر سب کچھ ذاتی طور پر جاکر کرنا پڑتا تو مشکلوں میں اضافہ ہوتا۔ ہم نے جس طرح سے ڈیجیٹل معیشت کو فروغ دیا، کووڈ کے وقت اس کا بڑا فائدہ ہوا۔ ہے۔

س آفت میں مواقع کی بات ہوتی ہے۔۔ کورونا دور میں ہندوستان نے خود اسے ثابت کرکے دکھایا ہے۔ ہم کب تک اقتصادی طاقت کے طور پر ابھر سکتے ہیں؟

ج اس وبا نے ظاہر کیا ہے کہ ہندوستان کی فکر، طویل مدتی فکر ہے۔ ہم سہ ماہی سے سہ ماہی کی فکر لے کر نہیں آگے بڑھ رہے ہیں۔ ہم دور اندیشی سے کام لے رہے ہیں۔ بھلے ہی لاک ڈاؤن کی وجہ سے اقتصادی سرگرمیاں متاثر ہوئی ہیں، لیکن اس سے لوگوں کی زندگیوں کا تحفظ کیا ہے۔ اگر اموات کے اعداد و شمار کو دیکھیں تو ہمارے یہاں یہ ایک لاکھ میں صرف پانچ ہیں۔ امریکہ میں 60، اسپین، اٹلی، برطانیہ میں ہندوستان کے مقابلے فی لاکھ 12- 10 گنا زیادہ اموات کی شرح ہے۔ امریکہ سے موازنہ کریں تو وہاں سہ ماہی سے سہ ماہی کی فکر کو بنی ہوئی ہے، لیکن ہم نے دور اندیشی سے کام لیا، جو ملک کو مزید آگے لے کر جائے گی۔ میرا ماننا ہے کہ یہ فکر ہندوستان کو آگے بھی جاری رکھنی ہوگی۔ جب بھی کوئی آفت آئے، اس میں مواقع تلاش کریں۔●

ایک ملک، ایک انتخاب بحث ہی نہیں، اب ملک کے لئے ضروری قدم

ملک کو ایک دھاگے میں پرو کر 'ایک بھارت، شریشٹھ بھارت' کی بنیاد رکھنے والے سردار پٹیل کے گجرات کے کیوڈیا میں واقع دنیا کے سب سے اونچے مجسمے کے احاطے میں یوم آئین کے موقع پر پریزائیڈنگ افسران کی ایک کانفرنس ہوئی۔ جن کے سامنے وزیر اعظم نریندر مودی نے اپنے خطاب میں آئینی اقدار کی تشہیر، اس کی خصوصیات اور مسائل سے نمٹنے کے عزم کا ذکر کرتے ہوئے 'وَن نیشن، وَن الیکشن' پر ایک بار پھر سے زور دیا

ہر وقت ملک میں کہیں نہ کہیں انتخاب کے عمل سے ترقی کی رفتار کا پہیہ کچھ وقت کے لئے رک جاتا ہے۔ ایسے میں وزیراعظم نے ملک کے آئین کے 71 ویں سال میں ایک مرتبہ پھر 'ایک ملک، ایک انتخاب' کی وکالت کی۔ کیوڈیا میں پریزائیڈنگ افسران کی 80 ویں کل ہند کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے وزیراعظم نے واضح طور پر کہا ''وَن نیشن، وَن الیکشن' صرف ایک بحث کا موضوع نہیں ہے، بلکہ یہ ملک کی ضرورت ہے۔ ہر کچھ مہینوں میں ملک میں کہیں نہ کہیں انتخاب ہورہے ہوتے ہیں۔ اس سے ترقی کے کاموں پر اثر پڑتا ہے، اسے آپ سب اچھی طرح جانتے ہیں۔ ایسے میں ون نیشن-ون الیکشن پر گہرے غور وخوض کی ضرورت ہے۔'' اس کے لئے ایک مکمل راستہ بنانے پر زور دیتے ہوئے ملک میں ایک ہی ووٹر لسٹ بنانے پر بھی زور دیا تاکہ وقت اور پیسے دونوں کی بچت ہوسکے۔

وزیر اعظم کے خطاب کے اہم نکات:

- ہمارے آئین کی طاقت مسائل سے نمٹنے میں ہماری مدد کرتی ہے۔ ہمیں آئینی قدار کی تشہیر کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمارے آئین کی بہت سی خصوصیات ہیں، لیکن ان میں سے ایک خاص طور پر فرائض کی عمل آوری کو دی گئی اہمیت ہے۔

- 130 کروڑ ہندوستانیوں نے ہماری قانون سازی، انتظامی اور عدالتی نظام میں اعتماد پیدا کیا ہے اور یہ اعتماد وقت کے ساتھ مضبوط ہوا ہے۔

- کے وائی سی (نو یور کسٹمر) ڈیجیٹل تحفظ کی اہم کلید ہے، اسی طرح کے وائی سی-نو یور کانسٹی ٹیوشن، آئینی تحفظ کی گارنٹی ہوسکتا ہے۔

ویدک عہد سے جدید بھارت کے سفر پر خصوصی ملٹی میڈیا نمائش بنی کشش کا مرکز

یوم آئین کے موقع پر ملک بھر میں 26 نومبر کو صدر جمہوریہ ہند رام ناتھ کووند کی قیادت میں آئین کی تمہید (پریمبل) پڑھنے کا پروگرام منعقد ہوا۔ ملک کو اتحاد کی ڈور میں باندھنے والے سردار پٹیل کے مجسمے اسٹیچیو آف یونٹی پر ایک ایسی منفرد نمائش کا انعقاد کیا گیا، جس میں ویدک عہد سے لے کر لچھوی جمہوریہ اور جدید بھارت کی تعمیر تک ملک میں جمہوری روایات کے سفر کو دکھایا گیا۔

تقریباً 1600 مربع فٹ میں لگائی گئی ملٹی میڈیا نمائش میں ہندوستان کے آئین کے مسودے کی تیاری کو مفصل طریقے سے ریکارڈ اور دیگر مواد کے ذریعے مظہر کیا گیا۔ ریکارڈوں کی نمائش کے دیگر ہم پینل میں مسودہ کمیٹی کے ممبران، حکومت اور رکن پارلیمان نیز اہم عہدیداروں کے دستخط، سابق اور موجودہ اسپیکروں کی تصویر آویزاں کی گئی تھیں۔ نمائش کی ایک اور خاص بات مختلف ریاستوں کی اسمبلیاں تھیں، جہاں وزیٹر مختلف ریاستوں کے اسمبلیوں کی عمارتوں کی تعمیراتی خوبصورتی اور تنوع کو دیکھ اور تعریف کرسکتے ہیں۔ آر ایف آئی ڈی کارڈ ریڈر جو ڈائیلاگ کا ڈسپلے ہوتا ہے، اس پر قانون سازیہ کے کسی بھی رکن کے نام کا کارڈ رکھنے پر اس کی شخصیت اور اس کے کارناموں کے بارے میں اسکرین پر پڑھا جاسکتا ہے۔ اس نمائش کے بارے میں لوک سبھا اسپیکر اوم برلا کا کہنا تھا ”نمائش مؤثر طور پر آئین سازی کو مرحلہ وار طریقے سے مظہر کرتی ہے۔ ہماری جمہوری روایات کے بارے میں بیداری لانے کے لئے ملک کے مختلف حصوں میں ایسی نمائشوں کا اہتمام کیا جانا چاہئے۔“

- ہم بھارت کے لوگوں نے یہ آئین اپنے آپ کو دیا ہے۔ اس لئے اس کے تحت لئے گئے فیصلے، ہر قانون سے عام شہری سیدھا کنیکٹ محسوس کرے، یہ یقینی بنانا ہوگا۔
- گذشتہ 7-6 برسوں میں مقننہ، عاملہ اور عدلیہ میں آپسی تعاون کو مزید بہتر کرنے کی کوشش ہوئی ہے۔
- وَن نیشن، وَن الیکشن پر گہرے مطالعے اور غور وخوض کی ضرورت ہے، اس کے لئے مقننہ کے شعبے میں ڈیجیٹل جدت طرازی کا استعمال کیا جانا چاہیے۔
- ایسا طریقہ کار عمل میں لایا جائے جس میں کسی پرانے میں قانون میں اصلاح کی جائے تو پرانا قانون از خود منسوخ ہوجائے۔
- اس چیلنج بھرے وقت میں پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں طے وقت سے زیادہ کام ہوا ہے۔
- ارکان پارلیمان نے اپنے تنخواہوں میں بھی کٹوتی کر کے ہی عہد بستگی جتائی اور کئی ریاستوں کے ارکان اسمبلی نے بھی کورونا کے خلاف لڑائی میں اپنا تعاون دیا ہے۔
- فرائض کی انجام دہی کے حقوق، وقار اور اعتماد بڑھانے کے اہم وسیلے کے طور پر سمجھا جانا چاہئے۔
- مہاتما گاندھی نے حقوق-فرائض کے درمیان بیحد قریبی رشتہ دیکھا کیونکہ انھوں نے محسوس کیا کہ جب ہم اپنے فرائض کو ادا کرتے ہیں تو حقوق خود بخود ہمیں حاصل ہوجاتے ہیں۔
- ہندوستان نئی پالیسی، نئے طریقے کے ساتھ دہشت گردی کا مقابلہ کر رہا ہے۔ بھارت کے تحفظ میں مصروف حفاظتی دستوں کو میں سلام کرتا ہوں۔

(وزیر اعظم کے پورے خطاب کو سننے کیلئے QR کوڈ کو اسکین کریں)

80 برس قدیم آٹھ بنگلوں کی جگہ 14 فیصد کم خرچ پر تعمیر ہوئے 76 رہائشی فلیٹس

ہر عام انتخابات کے بعد نو منتخبہ اراکین پارلیمنٹ کے لئے رہائش کا مسئلہ دہائیوں سے چلا آرہا تھا۔ مجبوراً اراکین پارلیمنٹ کو ہوٹلوں میں ٹھہرایا جاتا ہے، جس سے سرکاری خزانے پر بوجھ پڑتا ہے۔ تاہم گذشتہ چھ برسوں میں حکومت کے طویل المدت منصوبے سے مسئلے کا حل ہو رہا ہے۔ پارلیمنٹ کی عمارت کے نزدیک بی ڈی مارگ پر 80 برس قدیم 8 بنگلوں کی اراضی کو پھر سے ترقی دے کر 76 رہائشی فلیٹس اراکین پارلیمنٹ کے لئے تیار کیے گئے ہیں۔ گرین ایریا کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ عمارت طے شدہ لاگت سے 14 فیصد کم خرچ پر ریکارڈ وقت میں تیار ہوگئی ہے، جس کا افتتاح وزیر اعظم نریندر مودی نے 23 نومبر کو کیا۔ اس سے قبل نارتھ ایونیو میں اراکین پارلیمنٹ کے لئے ڈوپلیکس کا افتتاح بھی وزیر اعظم کر چکے ہیں۔

اس موقع پر وزیر اعظم کے خطاب کے اہم نکات:

- اراکین پارلیمنٹ کے لئے رہائش کا مسئلہ بہت پرانا تھا، تاہم اب مسئلے کو حل کر دیا گیا ہے۔ دہائیوں سے چلے آرہے مسائل ٹالنے سے نہیں، ان کا حل تلاش کرنے سے ختم ہوتے ہیں۔ جس کی کوشش 2014 سے شروع ہوئی ہے۔
- سینٹرل انفارمیشن کمیشن کی نئی عمارت، انڈیا گیٹ کے نزدیک وار میموریل اور نیشنل پولیس میموریل کی تعمیر، اسی حکومت نے کی جو طویل عرصے سے زیر التوا تھے۔ امبیڈکر بین الاقوامی مرکز کی تعمیر 23 برس کے بعد ہماری حکومت کی مدت کار کے دوران مکمل ہوئی۔
- وبائی مرض کے دوران بھی پارلیمنٹ کی کاروائی نئے قواعد کے اور متعدد احتیاطی تدابیر کے ساتھ جاری رہی۔ آج ملک کے طرز عمل میں، حکمرانی میں ایک نئی سوچ اور نیا طور طریقہ نظر آرہا ہے۔

(سبھی پروگراموں میں وزیر اعظم کا پورا خطاب سننے کے لئے کیو آر کوڈ کو اسکین کریں)

طلبا۔ نوجوانوں کو قدامت پرستی ترک کر کے اپنانی ہوگی نئی سوچ

کورونا نے عام زندگی کو تبدیل کر دیا ہے۔ ایسے وقت میں وزیر اعظم نوجوانوں۔ طلبا سے بات چیت میں نئی سوچ، اختراع، کاروباریت اور خود کفالت کی سیکھ دے رہے ہیں۔ گذشتہ نومبر میں انہوں نے لکھنؤ یونیورسٹی کی صد سالہ تقریب، گجرات کی پنڈت دین دیال اپادھیائے پیٹرولیم یونیورسٹی کی 8 ویں تقریب اسناد اور بنگلورو ٹیک سربراہ اجلاس کو خطاب کیا تو نوجوانوں کو صاف ذہن اور نیک دلی کا پیغام دیا... پیش ہیں خطاب کے اقتباسات:

- یونیورسٹی کو مقامی آرٹس اور مصنوعات سے متعلق نصاب شروع کرنے کے لئے تحقیق کرنی چاہئے۔
- گجرات کے طلبا نے ایک فیشن شو کے توسط سے کھادی کو 'فیشنیبل' بنایا۔ گذشتہ چھ برسوں میں کھادی کی فروخت اس سے قبل 20 برسوں میں ہوئی مجموعی فروخت سے بھی زیادہ ہوئی ہے۔
- 21 ویں صدی کے نوجوانوں کو صاف ذہن اور صاف دل کے ساتھ آگے بڑھنا چاہئے جس کا مطلب واضح ارادے ہیں۔
- مجھے پورا یقین ہے کہ نوجوان اپنی صلاحیت، اہلیت اور پیشہ وارانہ مہارت کے ذریعہ اس صورتحال سے باہر نکلیں گے اور آتم نربھر بھارت کی مضبوط بنیاد بنیں گے۔
- ہمارا حکمرانی کا ماڈل تکنالوجی کو ترجیح دیتا ہے۔ تکنالوجی کے ذریعہ ہم نے انسانی وقار میں اضافہ کیا ہے، جیسے کہ کاشتکاروں کو مالی مدد اور آیوشمان بھارت یوجنا کا کامیاب نفاذ۔
- صنعتی دور کے برعکس اطلاعات کے اس دور میں پہلا قدم معنی نہیں رکھتا بلکہ سب سے اچھا قدم معنی رکھتا ہے۔ بھارت خاص طور سے اس دور میں جست لگانے کیلئے تیار ہے۔

’جمہوریت کی آواز‘ میں ملک کی ترقی کی عبارت

دنیا کے سب سے بڑے جمہوری ملک میں صدر کا کردار سب سے بڑا ہوتا ہے۔ وقت وقت پر ان کے ذریعہ کی گئیں تقاریر میں ہمیں ترقی کی عبارت کے ساتھ حکومت کے روڈ میپ اور جمہوری اقدار کے ساتھ نئے بھارت کی جھلک ملتی ہے۔ صدر جمہوریہ ہند رام ناتھ کووِند کی تقاریر کو کتاب کی شکل دی گئی ہے۔ وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ اور وزیر برائے اطلاعات و نشریات پرکاش جاوڈیکر نے حال ہی میں اس کا اجراء کیا۔

سنت کبیر، گوتم بدھ، مہاتما گاندھی اور ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے ساتھ پنڈت دین دیال اپادھیائے جیسی شخصیات کا ذکر صدر جمہوریہ رام ناتھ کووند اکثر اپنی تقاریر میں کرتے رہے ہیں۔ ان کی ان تقاریر کو اب کتابی شکل میں ’جمہوریت کی آواز‘ اور ’دی ریپبلکن ایتھک‘ نام سے جاری کیا گیا ہے۔ 19 نومبر کو وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ اور مرکزی وزیر برائے اطلاعات ونشریات پرکاش جاوڈیکر نے ان دونوں کتابوں کا اجراء کیا۔ وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے صدر جمہوریہ کووِند کے ساتھ گزاری اپنی سیاسی زندگی کے لمحات اور ان کے کچھ پوشیدہ پہلو بھی اجاگر کیے۔ وزیر دفاع کی بات انہیں کی زبانی...

ایک ایسی نایاب شخصیت جس کے قول و فعل میں یکسانیت ہے

محترم صدر جمہوریہ کے ساتھ میرا بہت پرانا اور مضبوط تعلق رہا ہے۔ پہلی مرتبہ نزدیک سے ہمارا ان سے تعارف 1994 میں اس وقت ہوا تھا جب ہم نے راجیہ سبھا کے لئے ایک ساتھ اندراج کرایا تھا۔ ان کی

کیا ہے کتاب میں...

صدر جمہوریہ کی مختصر و جامع تقاریر پر مشتمل اس کتاب میں 58 تقاریر کو آٹھ حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اس میں پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے مشترکہ اجلاس میں ان کے خطبات سے لے کر، گورونانک دیو کی 500ویں سالگرہ، بابائے قوم مہاتما گاندھی کی 150 ویں سالگرہ، مہاتما بدھ، پائیکا بغاوت کے عظیم سورماؤں، ملک کے آئین جیسے موضوعات پر ان کے خیالات و افکار کا مجموعہ ہے۔

شخصیت سے میں اچھی طرح متعارف نہیں تھا۔ تاہم راجیہ سبھا میں جوان کی باتیں ہوتی تھیں اور انفرادی طور پر کسی نہ کسی موضوع پر جب ہماری بات چیت ہوتی تھی، تو مجھے محسوس ہوا کہ وہ بہت ہی آسان اور سہل بات چیت کے دوران اپنا اثر چھوڑنے والے شخص ہیں۔ اپنی زندگی میں ان کے ساتھ کام کرنے کا جو موقع حاصل ہوا ہے، اس بنیاد پر میں کہہ سکتا ہوں کہ جو وہ کہتے ہیں وہ کرتے ہیں۔ ان کے قول وفعل میں کبھی فرق دیکھنے کو نہیں ملا ہے۔ 'جمہوریت کی صدا' کتاب صرف ان کی تقاریر کا مجموعہ نہیں، ان کے دل کے اندر کی آواز ہے۔

اصولی زندگی کے اقدار کے لئے وقف ھیں

میں یہ بھی مانتا ہوں کہ جو کچھ بھی اس کتاب میں ہے وہ ان کی شخصیت، شکرگزاری، زندگی کے اقدار کا ایک مختصر خاکہ ہے۔ ایسی تقریر وہی کرسکتا ہے جو حساس ہو، اصول پرست ہو، انصاف پسند ہو، ساتھ ہی ساتھ جو اصولی زندگی کے اقدار کے تئیں عقیدت رکھتا ہو۔ وہ نرمی، شائستگی کی مثال ہیں۔ ایک مرتبہ، جس اسکول میں انہوں نے ابتدائی تعلیم حاصل کی تھی، وہاں ان کا پروگرام تھا۔ پروگرام کے بعد جب وہ منچ سے اترے تو جتنے بھی پرانے اساتذہ جو ریٹائر تھے، بزرگ تھے۔ منچ سے اترتے ہی ملک کے اولین شہری نے ان اساتذہ کے پیر چھوئے۔ انہوں نے اپنے اس برتاؤ سے طلبا کو یہ پیغام دیا کہ انسان کو شائستہ مزاج اور باوقار ہونا چاہئے۔ ساتھ ہی یہ بھی پیغام دیا کہ جنھوں نے ہمیں تعلیم دی ہے انہیں دیوتا کے برابر درجہ دیا جانا چاہئے۔

یعنی ودیا دداتی ونی یم، آچاریہ دیوو بھوو:

بڑے دل والے ھیں صدر جمھوریہ

صدر جمہوریہ کی تقاریر میں اخلاقی اقدار اور روحانی اقدار کا ذکر ہوتا ہے۔ میرا ماننا ہے کہ روحانیت 'ایلی ویشن آف من' ہے۔ دل کا حامل کوئی ذی روح ہے تو وہ انسان ہے۔ چھوٹے من کا انسان کبھی بڑا کام نہیں کرسکتا، حساس نہیں ہوسکتا، زندگی کے اقدار کے تئیں عہد بستہ نہیں ہوسکتا۔ میں نے محترم صدر جمہوریہ کے بارے میں محسوس کیا ہے کہ وہ حقیقت میں روحانی شخص ہے۔ ان کا بڑا دل ہے۔ وہ بڑے دل کے انسان ہیں۔ تعلیمی اداروں میں جب بھی تقریر پیش کرتے ہیں تو بیٹیوں، خواتین کی اختیارکاری کی بات کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ یونیورسٹی میں صرف تعلیم ہی نہیں، ہم کو اپنی سرگرمیاں صرف کیمپس تک ہی محدود نہیں رکھنی چاہئے، بلکہ باہر کے علاقوں میں بھی ایسی حدود طے کرنی چاہئے کہ آس پاس کے علاقوں میں جا کر سماجی ذمہ داری ادا کرسکے۔

انصاف پسند۔ غریبوں کی مدد کرنے والا وکیل

سبھی جانتے ہیں کہ محترم صدر جمہوریہ اچھے وکیل بھی رہے ہیں۔ ایک مرتبہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ ایک بہت غریب شخص کا معاملہ پھنسا ہوا تھا۔ کوئی وکیل نہیں مل رہا تھا۔ اس کی وکالت کرنے کے لئے کوئی وکیل تیار ہوا تو وہ ہمارے محترم صدر جمہوریہ تھے۔ جب کبھی انہوں نے عدالت کو بھی مخاطب کیا ہے تو برابر عدالتی نظام میں اصلاحات کے بارے میں وقتاً فوقتاً اپنی جانب سے پیغام دیا ہے۔ ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ میں آج مقامی زبانوں میں بھی فیصلے ترجمہ کرکے ملتے ہیں تو اس کے پیچھے کسی کا اہم بھاؤ رہا ہے تو وہ ہمارے محترم صدر جمہوریہ کا ہی رہا ہے۔

فوج کی حوصلہ افزائی کرنے والے سپریم کمانڈر

محترم صدر جمہوریہ کا واضح طور پر ماننا ہے کہ ہمارے ملک میں ہر صورتحال کا سامنا کرنے کی قوت اگر کسی میں ہے تو وہ ہماری فوج میں ہے۔ وہ فوج کے سپریم کمانڈر بھی ہیں۔ وقتاً فوقتاً فارورڈ پوسٹ پر جانے کی خواہش بھی ظاہر کرتے رہتے ہیں۔ ایک مرتبہ انہوں نے سب سے بلندی پر واقع جنگی علاقے سیاچین چلنے کی بات کہی تو ان کا مقصد ملک کی سرحد، خود مختاری اور یکجہتی کی حفاظت کرنے والے جوانوں سے مل کر ان کی حوصلہ افزائی کرنا تھا۔●

انتودیہ کے تئیں عھدبستگی

جب بھی وہ تقریر کرتے ھیں تو فطری طور پر اس میں بھگوان بدھ، کبیر، مھاتما گاندھی، بابا صاحب بھیم راؤ امبیڈکر، پنڈت دین دیال اپادھیائے کا ذکر ھوتا ھے۔ سارے لوگوں سے متعلق کچھ نہ کچھ ان کی باتیں۔ اقوال محترم صدر جمھوریہ اپنی تقریروں میں شامل کرتے ھیں۔ پنڈت دین دیال اپادھیائے سے وہ بھت متاثر ھیں۔ انتودیہ کے تئیں ان کی عھدبستگی دیکھی ھے۔ سماج کے مظلوم، دلت، پسماندہ افراد طبقات کے معیار زندگی کو اوپر اٹھانے کے بارے میں بھی وقتاً فوقتاً انھوں نے ذکر کیا ھے۔ ان کی حساسیت کے بارے میں کھوں تو کچھ قبل ایک خبر شائع ھوئی تھی کہ ایک بھت غریب طالب علم سائکلنگ کی تربیت حاصل کر رھا تھا۔ تاھم اس کے پاس اپنی سائیکل نھیں ھے۔ محترم صدر جمھوریہ نے اس کا پتہ لگایا اور راشٹرپتی بھون میں ھی اس کو اسپورٹس سائیکل دینے کا کام کیا۔ اس وقت اس طالب علم کے احساسات کیا رھے ھوں گے اس کو بیان نھیں کیا جاسکتا۔

بنیادی ڈھانچہ کی مضبوطی کی سمت میں بڑھ رہی حکومت

وزیر اعظم نے بنیادی ڈھانچہ شعبے کو مضبوطی فراہم کرنے کے لئے 2015 میں قومی سرمایہ کاری اور بنیادی ڈھانچہ فنڈ (این آئی آئی ایف) قائم کیا تھا۔ دنیا میں بھارت کے بڑھتے اثر و رسوخ کی وجہ سے متعدد ممالک نے ہمارے یہاں بنیادی ڈھانچے کے شعبے میں سرمایہ کاری کے لئے رجوع کیا ہے۔ اب کابینہ نے بنیادی ڈھانچے سے وابستہ ایک اور اہم فیصلہ لیا تو عوام الناس کے مفاد میں لکشمی ولاس بینک کے انضمام کو بھی منظوری دی۔

فیصلہ: 20 لاکھ ڈپازٹروں کو راحت دیتے ہوئے لکشمی ولاس بینک کے ڈی بی ایس بینک انڈیا لمیٹڈ میں انضمام کی اسکیم کو منظوری دی

اثر

- اس بینک کے 20 لاکھ ڈپازیٹرس ہیں اور 20 ہزار کروڑ روپئے جمع ہیں۔ اس کے علاوہ 4 ہزار ملازمین ہیں جو اب پوری طرح محفوظ ہوں گے اور اپنا پیسہ آسانی سے نکال سکتے ہیں۔
- ڈپازٹروں کو اب اپنے جمع سرمائے کے لئے فکر مند ہونے کی اور بینک میں دوڑنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔ جس بینک کے ساتھ انضمام کیا گیا ہے وہ بین الاقوامی شہرت کا حامل ہے۔
- ملازمین کی نوکری بھی سابقہ شرائط پر ہی قائم رہے گی۔ آر بی آئی کو کہا گیا ہے کہ مجرموں کو سزا ہونی چاہئے۔ نگرانی میں سدھار کرے تاکہ ایسے بینکوں کے بارے میں قبل از وقت ہی پتہ چل سکے۔

فیصلہ: بنیادی ڈھانچہ شعبہ میں لکویڈیٹی بڑھانے کی غرض سے اہم پہل کرتے ہوئے این آئی آئی ایف انفراسٹرکچر ڈیٹ فائنننسنگ پلیٹ فارم میں 6 ہزار کروڑ روپئے کے بقدر کا سرمایہ لگانے کی منظوری دی

اثر

- نریندر مودی حکومت کا زور بنیادی ڈھانچے کو تیز رفتاری سے تیار کرنے پر ہے۔ اس کے لئے آتم نربھر بھارت ابھیان میں 12 نکات پر مشتمل پروگرام تیار کیا گیا تھا، اس میں 111 لاکھ کروڑ روپئے کے بقدر بنیادی ڈھانچہ ترقی اسکیم وضع کی گئی۔ اس کے لئے سرمایہ چاہئے، بھارت نے بانڈ مارکیٹ کا آج تک زیادہ فائدہ نہیں اٹھایا تھا۔ اب اس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے این آئی آئی ایف میں 6 ہزار کروڑ روپئے کے بقدر سرمایہ کاری ہوگی۔
- اس سے بنیادی ڈھانچہ ترقی کو ایک لاکھ دس ہزار کروڑ روپئے حاصل ہوں گے۔ اس میں چھ ہزار کروڑ روپئے سرکار دے گی، این آئی آئی ایف 7 ہزار کروڑ روپئے ایکویٹی کے طور پر لوگوں سے لائے گی اور پھر بانڈ مارکیٹ سے تقریباً ایک لاکھ کروڑ روپئے آئیں گے۔

فیصلہ: برکس ممالک کے ساتھ کھیل اور فزیکل کلچر کے شعبے میں تعاون پر مفاہمت نامے (ایم او یو) کو منظوری دی

اثر: برکس کے رکن ان 5 ممالک کے ساتھ کھیل کے شعبے میں تعاون سے کھیل سائنس، کھیلوں سے متعلق معالجہ، کوچنگ تکنیک وغیرہ کے شعبے میں معلومات اور تجربہ میں اضافہ ہوگا۔ اس سے نہ صرف بین الاقوامی ٹورنامنٹ میں ہمارے کھلاڑیوں کی کارکردگی میں بہتری آئے گی، بلکہ ان ممالک کے ساتھ ہمارے باہمی تعلقات بھی مضبوط ہوں گے۔ ان ممالک کے ساتھ کھیلوں کے معاملے میں تعاون کا فائدہ تمام کھلاڑیوں کو مساوی طور پر حاصل ہوگا اور اس میں ذات، نسل، علاقہ، مذہب اور صنف کی بنیاد پر کوئی امتیاز نہیں برتا جائے گا۔

کابینہ کے فیصلوں کو تفصیل سے سننے کے لئے کیو آر کوڈ اسکین کریں۔

مصیبت میں پوشیدہ ہے موقع

آپ نے کبھی پتھر میں سے شگوفہ پھوٹتے ہوئے دیکھا ہوگا! لگن اور قوت ارادی مضبوط ہوں تو آپ مصیبت میں پوشیدہ موقع کو پہچان سکتے ہیں۔ مشکل کے درمیان بھی راستہ نکال سکتے ہیں۔ وزیر اعظم نریندر مودی کے اس قول کو سری نگر کی عرفانہ اور دہلی کے پیوش اگروال حقیقت میں تبدیل کر کے دکھا رہے ہیں۔ کورونا کے دور میں اہم ضرورت ماسک کو جہاں پیوش نے اختراع کے ذریعہ بیٹری سے جوڑ دیا، وہیں عرفانہ نے خواتین کو مفت سینٹری کٹ تقسیم کرنے کی شروعات کی ہے۔

سینیٹری نیپکن تقسیم کرنے کی عرفانہ کی پہل کو سلام

سماج کے لئے کچھ الگ کرنے کی قوت ارادی کس طرح لوگوں کے دلوں میں نئے خیالات پیدا کرتی ہے، اس کی نظیر ہیں سری نگر کی عرفانہ۔ کورونا کے اس دور میں بہت سے لوگوں نے جہاں ضرورت مندوں کی مدد کے طور پر کھانے پینے کا سامان بہم پہنچایا، وہیں عرفانہ دوسری خواتین کے لئے ایک مددگار چہرہ بن کر ابھری ہیں۔ انہوں نے اپنے علاقے میں 'ایوا سیفٹی کٹ' پہل کی شروعات کی اور وہ لاک ڈاؤن کے وقت سے ہی خواتین کو گھر گھر جا کر مفت سنیٹری نیپکن تقسیم کر رہی ہیں۔ اپنے مرحوم والد غلام حسن جرگر کو وقف اس مہم کے بارے میں عرفانہ بتاتی ہیں۔ ''ایوا مطلب خاتون اور سیفٹی مطلب تحفظ اور ڈور مطلب واش روم کا دروازہ۔ متعدد خواتین ایسی چیزیں حاصل کرنے کی اہل نہیں ہوتیں۔ ایسے میں میرے ذہن میں خیال آیا اور عوامی بیت الخلاء سے اس کی شروعات کی۔ عرفانہ نے اپنی آمدنی کا نصف حصہ ان اشیاء کو خریدنے میں صرف کیا ہے۔ ابھی تک سری نگر کے 15 بیت الخلاؤں میں اپنی مفت کٹ سے خواتین کی خدمت کی ہے۔ اس کٹ میں سنیٹری نیپکن، اینٹی اسپیس موڈک (درد کی دوا) ہینڈ واش، انڈر گارمنٹ، بے بی ڈائپر اور پانی نہ ملنے کے مسئلے سے بچنے کے لئے گیلے ٹیشیو ہوتے ہیں۔●

آلودگی اور کورونا سے تحفظ کے لئے بنایا بیٹری ماسک

آلودگی اور کورونا کے دوہرے اثر سے بچانے کے لئے محفوظ کوشش جاری ہے۔ ایسے میں آئی آئی ٹی کھڑگ پور اور آئی آئی ایم کولکاتا کے سابق طالب علم پیوش اگروال دہلی میں بیٹری سے چلنے والے ماسک تیار کر رہے ہیں۔ اس ماسک میں اِن اور آؤٹ پنکھا لگایا گیا ہے جو وافر مقدار میں آکسیجن فراہم کرتا ہے۔ اس کی بیٹری تقریباً 8 گھنٹے کام کرتی ہے۔ اسے بنانے کے لئے حکومت نے کوچ ماسک پروجیکٹ کے تحت مدد بھی فراہم کی ہے۔ اس ماسک کی قیمت 3 ہزار روپئے ہے۔ پیوش بتاتے ہیں کہ اس ماسک میں دو پنکھے ہیں جس میں ایک سے سانس لینے میں آسانی ہوتی ہے اور دوسرا پنکھا اس لیے کہ ہمارے اندر سے خارج ہونے والی کاربن ڈائی آکسائڈ اور نمی باہر نکل سکے۔ اس لیے ماسک کے اندر ہر وقت صاف ستھری ہوا ملتی ہے۔ میک ان انڈیا مہم کے تحت بنائے گئے اس ماسک کا برانڈ نام 'موکش' رکھا گیا ہے۔ یہ ماسک میڈیکل، صفائی کارکنان کے علاوہ دیگر افراد کے لئے تیار کیا گیا ہے۔ کاریگروں کو روزگار حاصل ہو رہا ہے اور وہ نئی تکنیک سے سیکھ رہے ہیں۔ اگلے برس ہونے والے اولمپک کے لئے کھلاڑی بھی اس ماسک کو پہن کر مشق کر رہے ہیں تا کہ کورونا سے بھی تحفظ ہو اور سخت تربیت کے لئے بہتر ماحول ملے۔●

Narendra Modi
@narendramodi

पहले सरकार का कोई फैसला अगर किसी को पसंद नहीं आता था तो उसका विरोध होता था।

लेकिन बीते कुछ समय से विरोध का आधार आशंकाओं को बनाया जा रहा है। जो अभी हुआ ही नहीं, जो कभी होगा ही नहीं, उसको लेकर भ्रम फैलाया जाता है।

ऐतिहासिक कृषि सुधारों के मामले में भी यही हो रहा है।

रक्षा मंत्री कार्यालय/ RMO India
@DefenceM

एक और बड़ा Reform हमने इस देश के Security Infrastructure को मजबूत करने के लिए किया है। वह है 'Make in India' का। इसके अन्तर्गत हम अपनी Defence & Security Requirements को पूरा करने के लिए Indigenous Solutions पर जोर दे रहे हैं: रक्षा मंत्री

Amit Shah
@AmitShah

वर्तमान वित्तीय वर्ष में पीएम गरीब कल्याण रोजगार योजना में ₹10,000 करोड़ का अतिरिक्त बजट देने के लिए प्रधानमंत्री @narendramodi जी का आभार व्यक्त करता हूँ।

इससे कोरोना काल में लाखों लोगों को बड़ी राहत मिलेगी, ग्रामीण ढांचा मज़बूत होगा और ग्रामीण अर्थव्यवस्था को भी गति मिलेगी।

Nitin Gadkari

505 कि.मी. कुल लंबाई और 7500 करोड़ कुल लागत की यह राजमार्ग परियोजनाएं राज्य में हो रहे तेज विकास को और मजबूत करेगी। उत्तर प्रदेश में इ सड़क परियोजनाओं से बेहतर सड़क संपर्क का मार्ग प्रशस्त होगा, सहूलियत बढ़ेगी और राज्य में आर्थिक विकास को गति मिलेगी।

Ministry of Finance
@FinMinIndia

Q2 GDP at −7.5% buttresses recovery as captured by several high frequency indicators. Economic impact is primarily due to #COVID19, good news is falling daily cases are due to lower transmission & not due to lower testing. To sustain economic recovery, caution must continue.(1/7)

Piyush Goyal
@PiyushGoyal

PM @NarendraModi जी के नेतृत्व में सरकार ने रेलवे के कोचेस व इंजन हेतु आपूर्तिकर्ता बनने, और रख-रखाव के लिये, सूक्ष्म, लघु और मध्यम उद्यमों (MSMEs) को आगे आने का आह्वान किया है।

यह निर्णय आत्मनिर्भरता की ओर बढ़ते भारत के लिये महत्वपूर्ण कदम साबित होगा।

नए कृषि कानूनों से किसानों को मिले अवसर, अधिकार : मोदी

नई दिल्ली, 29 नवंबर (भाषा)।

केंद्र के नए कृषि कानूनों के विरोध में जारी किसानों के आंदोलन के बीच प्रधानमंत्री नरेंद्र मोदी ने रविवार को कहा कि संसद ने कृषि सुधारों को कानूनी स्वरूप काफी विचार-विमर्श के बाद दिया जिनसे किसानों को 'नए अधिकार और नए अवसर' मिले हैं और इन अधिकारों ने बहुत कम समय में किसानों की समस्याओं को कम करना शुरू कर दिया है।

मोदी ने अपने मासिक 'मन की बात' कार्यक्रम में कहा, 'भारत में खेती और उससे जुड़ी चीजों के साथ नए आयाम जुड़ रहे हैं। बीते दिनों हुए कृषि सुधारों ने किसानों के लिए नई संभावनाओं के द्वार भी खोले हैं। किसानों की वर्षों से कुछ मांगें थीं और उन्हें पूरा करने के लिए हर राजनीतिक दल ने कभी न कभी वादा किया था, लेकिन वे कभी पूरी नहीं हुईं।'

गौरतलब है कि संसद द्वारा मॉनसून सत्र में पारित तीन कृषि विधेयकों को राष्ट्रपति रामनाथ कोविंद की मंजूरी के बाद कानूनों के रूप में इन्हें लागू किया जा चुका है, जिनका कांग्रेस समेत कई

प्रधानमंत्री ने कहा, 'संसद ने काफी विचार-विमर्श के बाद कृषि सुधारों को कानूनी स्वरूप दिया। इन सुधारों से न सिर्फ किसानों के अनेक बंधन समाप्त हुए हैं, बल्कि उन्हें नए अधिकार और अवसर भी मिले हैं। इन अधिकारों ने बहुत ही कम समय में, किसानों की परेशानियों को कम करना शुरू कर दिया है।' उन्होंने महाराष्ट्र के एक किसान का उदाहरण दिया जिन्होंने एक कारोबारी द्वारा वादे के मुताबिक भुगतान नहीं किए जाने पर पैसा प्राप्त करने के लिए इन कानूनों के प्रावधानों का इस्तेमाल किया।

किसी भी क्षेत्र में लोगों के लिए 'सही जानकारी रखना और अफवाहों और किसी भी प्रकार के संशय से दूर रहना' एक बड़ी ताकत होती है। उन्होंने खेती के क्षेत्र में अभिनव प्रयोग कर रहे कुछ किसानों के उदाहरण भी प्रस्तुत किए।

'मन की बात' में अपने करीब आधे घंटे के संबोधन में प्रधानमंत्री ने विभिन्न विषयों पर बात की। उन्होंने देशवासियों को बताया कि 1913 के

उन्होंने कहा, 'माता अन्नपूर्णा की प्रतिमा की तरह ही अंतरराष्ट्रीय गिरोहों ने हमारी अनेक अमूल्य धरोहरों को लूटा है। ये गिरोह इन्हें अंतरराष्ट्रीय बाजार में बहुत अधिक दाम में बेच देते हैं। अब न केवल उन पर कड़े प्रतिबंध लगाए जा रहे हैं, बल्कि भारत ने ऐसी धरोहरों की वापसी के प्रयास भी बढ़ा दिए हैं।' इसके साथ ही प्रधानमंत्री ने शिक्षण

26/11 की बरसी पर पाक को चेताया, यह नई नीति का भारत

आतंकवाद का जवाब देना जानते हैं: पीएम

Manjari.Chaturvedi
@timesgroup.com

■ केवड़िया : 26/11 मुंबई हमले की बरसी पर प्रधानमंत्री नरेंद्र मोदी ने पाकिस्तान को कड़ा संदेश दिया। प्रधानमंत्री ने कहा कि यह नई नीति और रीति का भारत है, जो हर आंतकी हमले का मुंहतोड़ जवाब देना जानता है। गुजरात के केवड़िया में आयोजित पीठासीन अधिकारियों के दो दिवसीय सम्मेलन के

वैक्सीन का काम देखने जाएंगे PM

■ पुणे के सीरम इंस्टीट्यूट ऑफ इंडिया ने कोविशिल्ड वैक्सीन के प्रॉडक्शन का काम और तेज कर दिया है। वहीं मीडिया रिपोर्टों के मुताबिक, तैयारियों का जायजा लेने

संविधान दिवस : यह संविधान निर्माताओं के प्रति कृतज्ञता व्यक्त करने का दिन : मोदी

नई दिल्ली (भाषा)। प्रधानमंत्री नरेंद्र मोदी ने संविधान दिवस के मौके पर बृहस्पतिवार को संविधान निर्माताओं को श्रद्धांजलि दी और कहा कि यह उनके सपनों के भारत के निर्माण के लिए हमारी प्रतिबद्धता को दोहराने का दिन है।

भारतीय संविधान सभा ने आज ही के दिन 1949 में संविधान को अपनाया था। मोदी सरकार ने 2015 में इस दिन को प्रतिवर्ष 'संविधान दिवस' के तौर पर मनाने का फैसला किया था। प्रधानमंत्री मोदी ने ट्वीट किया, 'हमने 26 नवम्बर को संविधान दिवस के तौर पर 2015 से मनाना शुरू किया। तबसे पूरे देश में लोग इस दिन को बेहद उत्साह से मनाते हैं। यह हमारे संविधान निर्माताओं के प्रति कृतज्ञता व्यक्त करने और उनके सपनों के भारत के निर्माण की हमारी प्रतिबद्धताओं को दोहराने का दिन है।'

उन्होंने कहा कि जब वह गुजरात के मुख्यमंत्री थे तब सुरेंद्रनगर

पर्यावरण के क्षेत्र में मोदी के प्रयासों को इजरायली प्रधानमंत्री ने सराहा

यरुशलम, प्रेट्र : इजरायल के प्रधानमंत्री बेंजामिन नेतन्याहू ने कहा है कि भारत और इजरायल पर्यावरण में कार्बन की मात्रा को कम करने के लिए साथ-साथ काम कर रहे हैं। दोनों देश संयुक्त रूप से 2030 तक अपनी कुल ऊर्जा का 25 फीसद उत्पादन सौर ऊर्जा से करने का लक्ष्य पूरा कर लेंगे। उन्होंने इस दिशा में भारत के प्रधानमंत्री नरेंद्र मोदी के प्रयासों की सराहना की।

इजरायली प्रधानमंत्री भारत के

इजरायल के प्रधानमंत्री बेंजामिन नेतन्याहू और पीएम नरेंद्र मोदी की फाइल फोटो

सहयोग

● भारत-इजरायल सौर ऊर्जा के

इजरायली प्रधानमंत्री नेतन्याहू ने कहा कि अक्षय ऊर्जा के क्षेत्र में नवाचार की आवश्यकता है। इजरायल और भारत के द्वारा इस क्षेत्र में की गई शुरूआत के बाद अब सभी देश इस पर काम कर रहे हैं।

ज्ञात हो कि भारत के नेतृत्व में इंटरनेशनल सोलर एलायंस (आइएसए) सौर ऊर्जा के क्षेत्र में महत्वपूर्ण काम कर रहा है। इस एलायंस के 80 देश सदस्य हैं। भारत को अक्टूबर में ही दूसरी बार दो साल के लिए इस संस्था का अध्यक्ष चुना गया है। आइएसए का गठन 2015

पूर्व छात्रों और संस्थानों में जुड़ाव के लिए रचनात्मक प्लेटफॉर्म जरूरी: मोदी

नई दिल्ली, (वार्ता): प्रधानमंत्री नरेन्द्र मोदी ने पूर्व विद्यार्थियों और उनके संस्थानों के बीच जुड़ाव बनाये रखने की वकालत करते हुए रविवार को कहा कि इसके लिए रचनात्मक प्लेटफॉर्म विकसित किये जाने की दरकार है। श्री मोदी ने आकाशवाणी पर प्रत्येक माह के अंतिम रविवार को प्रसारित होने वाले 'मन की बात' कार्यक्रम में कहा कि जहां से हासिल किया जाता है और जब कुछ लौटाने की बात आती है तो कुछ भी बड़ा या छोटा नहीं होता है।

● जहां से हासिल किया जाता है और जब कुछ लौटाने की बात आती है तो कुछ भी बड़ा या छोटा नहीं होता है

गुरुपर्व पर प्रकाश फैलेगा

RNI No.
DELURD/2020/78832
December: 16-31, 2020

نیو انڈیا
سماچار
پندرہ روزہ

RNI Registered No. DELURD/2020/78832 , Delhi Postal License No DL (S)-1/3552/2020-22, WPP NO U (S)-100/2020-22, posting at BPC, MEGHDOOT BHAWAN, NEW DELHI-110001 On 13-17 advance Fortnightly, (Publishing Date December 5, 2020, Pages-40)

بادھائیں آتی ہیں آئیں، گھریں پر لے کی گھور گھٹائیں،
پاؤوں کے نیچے انگارے، سر پر برسے یدی جوالائیں
نج ھاتھوں میں ھنستے ھنستے، آگ جلا کر جلنا ھوگا
قدم ملا کر چلنا ھوگا۔

(اٹل بہاری واجپئی)

Urdu Issue 12

Editor:
Kuldeep Singh Dhatwalia,
Principal Director General,
PIB, New Delhi

Published & Printed by: Satyendra Prakash, Director General, BOC on behalf of Bureau of Outreach and Communication

Published from Bureau of Outreach and Communication, 2nd Floor, Soochna Bhawan, New Delhi - 110003

Printed at Infinity Advertising services Pvt. Ltd. FBD-One Corporate Park, 10th Floor, New Delhi-Faridabad border, NH-1, Faridabad-121003 (Haryana)